Regd. No. P/GDP-3
Phone No. 35

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ

بدر

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دائمی مرکز قادیان کا تبلیغی، تعلیمی اور تربیتی ترجمان

خصوصی اشاعت

قرآنِ مجید نمبر

محاسنِ قرآنِ مجید

کلامِ منظوم از بانیٔ جماعتِ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام

جمال و حسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

نظیر اُس کی نہیں جمتی نظر میں فکر کر دیکھا
بھلا کیونکر نہ ہو یکتا کلامِ پاک رحماں ہے

بہارِ جاوداں پیدا ہے اُسکی ہر عبارت میں
نہ وہ خوبی چمن میں ہے نہ اُس سا کوئی بُستاں ہے

خُدا کے قول سے قولِ بشر کیونکر برابر ہو
وہاں قدرت یہاں درماندگی فرقِ نمایاں ہے

بنا سکتا نہیں اک پاؤں کیڑے کا بشر ہرگز
تو پھر کیونکر بنانا نورِ حق کا اس پہ آساں ہے

ہمیں کچھ کیں نہیں بھائیو نصیحت ہے غریبانہ
کوئی جو پاک دل ہووے دل و جاں اُس پہ قرباں ہے
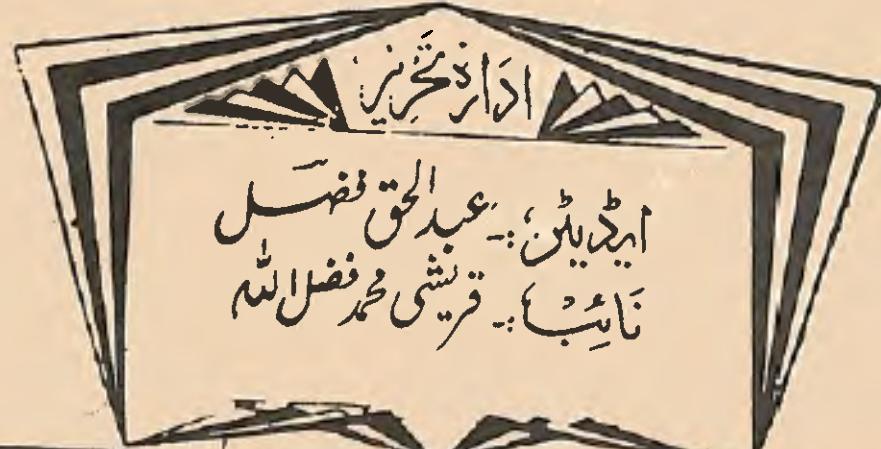
ادارۂ تحریر
ایڈیٹر:- عبد الحق فضل
نائب:- قریشی محمد فضل اللہ

۲۲ ذیقعدہ ۱۴۰۸ ہجری
مطابق
۷ روفاء ۱۳۶۷ ہش
۷ جولائی ۱۹۸۸ عیسوی

جلد: ۳۷ شمارہ ۲۷

شرح چندہ

سالانہ ——— ۵۰ روپے
ششماہی ——— ۲۵ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ——— ۲۰۰ روپے
فی پرچہ ——— ایک روپیہ
خاص نمبر ——— دو روپے

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

قرآنِ کریم کے محاسن و فضائل

قرآن مجید کے محاسن و فضائل غیر متناہی ہیں ان میں سے بعض اختصاراً پیشِ خدمت ہیں

لفظِ قرآن

قرآن کے لفظی معنے ہیں پڑھنا جمع کرنا۔ اور اگر اس کو فُعلان کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ قرار دیا جائے تو اس کے معنے بکثرت پڑھنے کے ہوتے ہیں۔ چنانچہ اس حقیقت کا انکار کوئی نہیں کر سکتا کہ دنیا کی تمام الہامی کتب میں سے سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب قرآن کریم ہی ہے۔ مسلمان بچپن میں ہی اپنے بچوں کو قرآن کریم پڑھا دیتے ہیں۔ ہر روز پانچ نمازوں میں قرآن کریم کی دہرائی ہوتی رہتی ہے۔ رمضان المبارک میں انفرادی و اجتماعی طور پر قرآن مجید کے دَور ہوتے ہیں۔ حفاظ کرام نمازِ تراویح میں دور ختم کرتے ہیں روزانہ نمازِ فجر کے بعد مسلمان قرآن کریم پڑھتے ہیں۔ پڑھنے کا یہ اہتمام کسی دوسری کتاب کے لئے ہمیں کہیں بھی دکھائی نہیں دیتا۔ گویا شروع میں ہی یہ پیشگوئی لفظِ قرآن میں کر دی گئی تھی کہ بکثرت پڑھی جانے والی کتاب۔ بلاشبہ بائبل کے ترجمے قرآن کریم کے تراجم سے زیادہ شائع ہوئے ہیں لیکن جہاں تک بکثرت پڑھا جانے کا سوال ہے۔ دُنیا کی کوئی کتاب قرآن کریم کا مقابلہ نہیں کر سکتی اسی روٹ اور مادہ سے قرآن کریم کا پہلا لفظ اِقْرَأ ہی نازل ہوا تھا جو اسی حقیقت کی غمازی کرتا ہے۔

اُمّ الالسنہ

قرآن کریم کو دنیا کی تمام الہامی کتب پر ہر پہلو سے فضیلت حاصل ہے۔ اس لئے ضروری تھا کہ اس کا نزول امتیازی زبان میں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے هٰذَا لِسَانٌ عَرَبِیٌّ مُّبِیْن۔ یعنی یہ قرآن کریم فصیح و بلیغ عربی زبان کا مرقع ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی معرکۃ الآراء تصنیف "منن الرحمٰن" میں عظیم الشان دلائل سے عربی زبان کو ام الالسنہ (تمام زبانوں کی ماں) ثابت کیا ہے جو تمام زبانوں میں زیادہ فصیح و بلیغ بھی ہے۔

توحیدِ خالص

بلاشبہ ہر آسمانی صحیفہ نے اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کی صفات سے انسان کو روشناس کرایا ہے۔ لیکن قرآن کریم توحیدِ خالص بیان کرنے میں بالکل منفرد ہے۔ پہلے مذاہب میں سے کچھ لوگ اس کی ذات اور عبادت میں دوسری چیزوں کو شریک قرار دیتے ہیں۔ ایرانی لوگ دو ذاتیں مانتے تھے۔ عیسائیوں نے یونانیوں اور ہندوؤں کے عقیدہ تریموری کی تقلید میں باپ بیٹا اور روح القدس اقانیم ثلاثہ کی تثلیث قائم کرلی۔ قرآن مجید نے اللہ تعالےٰ کو احد قرار دیا ہے جو کسی کا محتاج نہیں اور سب اس کے محتاج ہیں۔ نہ وہ کسی کا بیٹا ہے اور نہ وہ کسی کا باپ ہے ؎

حق کی توحید کا مرجھا ہی چلا تھا پودا
ناگہاں غیب سے یہ چشمۂ اصفیٰ نکلا

عملی نمونہ

قرآن کریم کو یہ عظمت بھی حاصل ہے کہ اس کو پیش کرنے والے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنی زندگی میں عملی طور پر پیش کیا ہے۔ شریعت اور قانون تو احکام کا مجموعہ ہے اگر اس کے ساتھ عملی نمونہ موجود نہ ہو تو یہ ادھوری بات ہوتی ہے۔ مثلاً ویدوں کے متعلق تو یہ بھی معلوم نہیں کہ وہ کن رشیوں منیوں پر نازل ہوئے تھے۔ لہٰذا عملی نمونہ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندگی بھر محکوم رہے شادی نہیں کی بچے پیدا نہیں ہوئے لہٰذا ان اہم امور میں وہ نمونہ کیسے ہو سکتے ہیں۔ لیکن حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تمام انسانی معاملات میں سے بذاتِ خود گزرے ہیں۔ اس لئے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں قرآن کریم کا عملی نمونہ موجود ہے۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ کان خلقہ القرآن (بخاری)

یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق قرآن کریم کی عملی تفسیر ہیں ؎

نورِ فرقاں ہے جو سب نوروں سے اجلیٰ نکلا
پاک وہ جس سے یہ انوار کا دریا نکلا

(باقی آئندہ)

(عبد الحق فضل)

قادیان ۴ روفا (جولائی) سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں ہفتہ زیر اشاعت کے دوران ملنے والی تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ حضور پُرنور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ اور دن رات مہماتِ دینیہ کے سر کرنے میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ الحمد للہ

احباب کرام التزام کے ساتھ اپنے جان سے پیارے آقا کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر اور مقاصد عالیہ میں فائز المرامی کے لئے درد دل سے دعائیں کرتے رہیں۔

● مقامی طور پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ اور جملہ درویشان کرام و احباب جماعت بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں الحمد للہ

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: نگران بورڈ بدر قادیان

قرآن شریف اپنی روحانی خاصیت اور اپنی ذاتی روشنی سے اپنے سچے پیرو کو اپنی طرف کھینچتا ہے

کلمات طیبات بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ السلام

"قرآن شریف وہ کتاب ہے جس نے اپنی عظمتوں اپنی حکمتوں اپنی صداقتوں، اپنی بلاغتوں، اپنے لطائف و نکات، اپنے انوارِ روحانی کا آپ دعویٰ کیا ہے اور اپنا بے نظیر ہونا آپ ظاہر فرما دیا ہے۔ یہ بات ہرگز نہیں کہ صرف مسلمانوں نے فقط اپنے خیال میں اس کی خوبی کو قرار دے دیا ہے بلکہ وہ تو خود اپنی خوبیوں اور اپنے کمالات کو بیان فرماتا ہے اور اپنا بے مثل و مانند ہونا تمام مخلوقات کے مقابلہ میں پیش کر رہا ہے اور بلند آواز هَلْ مِنْ مُعَارِضٍ کا نقارہ بجا رہا ہے اور دقائق و حقائق تو اس کے صرف دو تین نہیں جس میں کوئی نادان شک بھی کرے بلکہ اس کے دقائق تو بحر زخار کی طرح جوش مار رہے ہیں اور آسمان کے ستاروں کی طرح جہاں نظر ڈالو چمکتے نظر آتے ہیں۔ کوئی صداقت نہیں جو اس سے باہر ہو کوئی حکمت نہیں جو اس کے محیطِ بیان سے رہ گئی ہو کوئی نور نہیں جو اس کی متابعت سے نہ ملتا ہو اور یہ باتیں بلا ثبوت نہیں۔"

(براہینِ احمدیہ صفحہ ۶۲۲، ۶۲۳ حاشیہ نمبر ۱۱)

"میں جوان تھا اب بوڑھا ہو گیا اور اگر لوگ چاہیں تو گواہی دے سکتے ہیں کہ میں دنیاداری کے کاموں میں نہیں پڑا اور دینی شغل میں ہمیشہ میری دلچسپی رہی۔ میں نے اس کلام کو جس کا نام قرآن ہے نہایت درجہ تک پاک اور روحانی حکمتوں سے بھرا ہوا پایا نہ وہ کسی انسان کو خدا بناتا ہے اور نہ روحوں اور جسموں کو اس کی پیدائش سے باہر رکھ کر اس کی مذمت اور نندیا کرتا ہے اور وہ برکت جس کے لئے مذہب قبول کیا جاتا ہے اس کو یہ کلام آخر انسان کے دل پر وارد کر دیتا ہے اور خدا کے فضل کا اس کو مالک بنا دیتا ہے پس کیونکر ہم روشنی پا کر پھر تاریکی میں آویں اور آنکھیں پا کر پھر اندھے ہو جائیں"۔

(سناتن دھرم صفحہ ۶، ۷)

"میرا بڑا حصہ عمر کا مختلف قوموں کی کتابوں کو دیکھنے میں گزرا ہے مگر میں سچ سچ کہتا ہوں کہ میں نے کسی دوسرے مذہب کی کسی تعلیم کو خواہ اس کا عقائد کا حصہ اور خواہ اخلاقی حصہ اور خواہ تدبیر منزل اور سیاستِ مدنی کا حصہ اور خواہ اعمالِ صالحہ کی تقسیم کا حصہ ہو، قرآن شریف کے بیان کے ہم پلہ نہیں پایا اور یہ قول اس لئے نہیں کہ میں ایک مسلمان شخص ہوں بلکہ سچائی مجھے مجبور کرتی ہے کہ میں گواہی دوں اور یہ میری گواہی بے وقت نہیں بلکہ ایسے وقت میں جبکہ دنیا میں مذاہب کی کشتی شروع ہے مجھے خبر دی گئی ہے کہ اس کشتی میں آخر اسلام کی فتح ہے"۔

(پیغام صلح صفحہ ۶۲، ۶۳)

"قرآن شریف میں سب کچھ ہے۔ مگر جب تک بصیرت نہ ہو کچھ حاصل نہیں ہو سکتا۔ قرآن شریف کو پڑھنے والا جب ایک سال سے دوسرے سال میں ترقی کرتا ہے تو اپنے گزشتہ سال کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا وہ اس وقت طفلِ مکتب تھا۔ کیونکہ یہ خدا تعالیٰ کا کلام ہے اور اس میں ترقی بھی ایسی ہی ہے جن لوگوں نے قرآن شریف کو صرف ذوالوجوہ کہا ہے انہوں نے قرآن شریف کی عزت نہیں کی قرآن شریف کو ذوالمعارف کہنا چاہیے۔ ہر مقام میں سے کئی معارف نکلتے ہیں اور ایک نکتہ دوسرے نکتہ کا نقیض نہیں ہوتا مگر زود رنج کینہ پرور اور غصہ والی طبائع کے ساتھ قرآن شریف کی مناسبت نہیں ہے اور نہ ایسوں پر قرآن شریف کھلتا ہے"۔

(الحکم ۱۰ مارچ ۱۹۰۱ء)

"قرآن شریف کے ۳۰ سیپارے ہیں اور وہ سب کے سب نصائح سے لبریز ہیں لیکن ہر شخص نہیں جانتا کہ ان میں سے وہ نصیحت کونسی ہے جس پر اگر مضبوط ہو جاویں اور اس پر پورا عملدرآمد کریں تو قرآن کریم کے سارے احکام پر چلنے اور ساری منہیات سے بچنے کی توفیق مل جاتی ہے۔ مگر میں تمہیں بتاتا ہوں کہ وہ کلید اور قوت

دعا ہے۔ دعا کو مضبوطی سے پکڑو۔ میں یقین رکھتا ہوں اور اپنے تجربہ سے کہتا ہوں کہ پھر اللہ تعالیٰ ساری مشکلات کو آسان کر دے گا۔"

(الحکم ۲۴ ستمبر ۱۹۰۳ء)

"پنجم خوبی قرآن مجید میں یہ ہے کہ جس قدر نام پروردگار کا قرآن مجید میں ہے کسی کتاب میں نہیں اور بقول مَنْ اَحَبَّ شَيْئًا اَكْثَرَ ذِكْرَهٗ اس کلام کا خدا سے بلاوجہ محبت ثابت ہوتا ہے اسی واسطے اس تمام کلام میں اللہ ہی اللہ بھرا ہوا ہے کسی عاقل پر پوشیدہ نہیں کہ بہت مرتبہ نام لینا اپنے پروردگار کا یہ بھی ایک بندگی ہے اور یہ بندگی صرف بطفیل قرآن مجید حاصل ہوتی ہے۔

ششم خوبی قرآن مجید میں یہ ہے کہ جس قدر ستائش اور تعریف خدا تعالیٰ کی بانواع محامد بکثرت تکرار اس کتاب میں ہے دنیا میں اور کسی کتاب میں نہیں اور ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کامل اور سب تعریفوں کا مالک اور اہل ہے اور بالذات اپنی تعریفوں کو چاہتا ہے۔ پس جس کتاب الٰہی میں بدرجہ غایت اس کے محامد مذکور ہیں وہی اس کی افضل کلام ہے اور اسی امر پر اگر کوئی مقابلہ کرے تو ہم اشتہار دے سکتے ہیں کہ جس قدر ستائش اور بزرگی حضرت باری کی قرآن مجید میں مذکور ہے اور کسی کتاب میں مذکور نہیں۔"

(الحکم ۱۰ر اپریل ۱۹۰۲ء)

"جو شخص قرآن کے سات سو حکموں میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں باقی سب اس کے ظل تھے۔ سو تم قرآن کو تدبر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو۔"

(کشتی نوح صفحہ ۲۶)

"قرآن شریف ایک ہفتہ میں انسان کو پاک کر سکتا ہے۔ اگر صوری یا معنوی اعراض نہ ہو قرآن تم کو نبیوں کی طرح کر سکتا ہے اگر تم خود اس سے نہ بھاگو۔ بجز قرآن کسی کتاب نے اپنی ابتداء میں ہی اپنے پڑھنے والوں کو یہ دعا سکھلائی اور یہ امید دی کہ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ یعنی ہمیں اپنی ان نعمتوں کی راہ دکھلا جو پہلوں کو دکھلائی گئی جو نبی اور رسول اور صدیق اور شہید اور صالح تھے۔ پس اپنی ہمتیں بلند کرو اور قرآن کی دعوت کو رد مت کرو کہ وہ تمہیں وہ نعمتیں دینا چاہتا ہے جو پہلوں کو دی تھیں۔

(کشتی نوح صفحہ ۲۴ و صفحہ ۲۵)

"قرآن شریف نے ہی سچی تہذیب دنیا کو سکھائی ہے یہ تہذیب وہ ہے جس سے انسانیت آتی ہے اور انسان اور حیوان کے درمیان مابہ الامتیاز حاصل ہوتا ہے اور پھر سچے اور جھوٹے مذاہب کے درمیان مابہ الامتیاز عطا ہوتا ہے اگر یہ تہذیب کسی کو نہیں ملی تو اسے تہذیب سے کوئی حصہ نہیں ملا۔"

(الحکم ۱۷ر اگست ۱۹۰۵ء)

"قرآن شریف میں جس قدر قصے بیان کئے گئے ہیں ان کی تحریر سے صرف یہی غرض نہیں کہ گزشتہ لوگوں کے نیک کام اور بد کام پیش کر کے ان کا انجام سنا دیا جائے تا وہ رغبت یا عبرت کا ذریعہ ہوں بلکہ یہ بھی غرض ہے کہ ان تمام قصوں کو پیشگوئی کے رنگ میں بیان کیا گیا ہے اور جتلایا گیا ہے کہ اس زمانہ میں بھی ظالم اور شریر لوگوں کو انجام کار ایسی ہی سزائیں ملیں گی جیسی پہلے شریر لوگوں کو ملی تھیں اور صادق اور راستبازوں کی ایسی فتح ہو گی جیسا کہ پہلے زمانوں میں ہوئی تھی۔" (چشمہ معرفت صفحہ ۱۲۸)

تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے!

(کشتی نوح)

شانِ قرآن

وَمَا الْقُرْآنُ اِلَّا مِثْلُ دُرَرٍ فَرَائِدَ ذَانَهَا حُسْنُ الْبَيَانِ

اور قرآن درحقیقت عمدہ اور لاثانی موتیوں کی طرح ہے۔ اور حسنِ بیان کی وجہ سے اور بھی اس کی خوبصورتی نکل آئی ہے

وَمَا مَسَّتْ اَكُفُّ الْكَاشِحِيْنَا مَعَارِفَهُ الَّتِيْ مِثْلُ الْحِصَانِ

اور دشمنوں کی ہتھیلیاں ان معارف کو چھوئی بھی نہیں جو قرآن کریم میں مثل پردہ نشین اور پارسا عورت کے چھپے ہوئے ہیں

بِهٖ مَا شِئْتَ مِنْ عِلْمٍ وَمِنْ عَقْلٍ وَاَسْرَارٍ وَاَبْكَارِ الْمَعَانِيْ

اس میں ہر وہ علم اور عقل موجود ہے جس کا تو طالب ہے اور قسم قسم کے بھید اور نئی عمدہ باتیں اس میں بھری ہوئی ہیں۔

يُبَكِّتُ كُلَّ عَدُوٍّ يَبْغِيْ وَيَعْنِيْ يُبَكِّتُ كُلَّ دَجَّالٍ وَّجَانِيْ

وہ ہر ایک ایسے دشمن کا منہ بند کرتا ہے جو مخالفانہ طور پر دوڑ پڑتا ہے اور ہر ایسے شخص پر اتمام حجت کرتا ہے جو کذاب اور گنہگار ہے۔

رَأَيْنَا دُرَّ مُزْنَتِهٖ غَزِيْرًا فَدَيْنَا رَبَّنَا ذَا الْاِمْتِنَانِ

ہم نے اس کے مینہ کا پانی بہت ہی دیکھا ہے۔ سو ہم اس خدا پر قربان ہیں جو احسان کرنے والا ہے۔

وَمَا اَدْرَاكَ مَا الْقُرْآنُ فَيْضًا خَفِيْرٌ جَالِبٌ نَحْوَ الْجِنَانِ

اور تو کیا جانتا ہے کہ قرآن کریم فیض کے لحاظ سے کیا چیز ہے وہ ایک راہبر ہے جو بہشت کی طرف لے جاتا ہے۔

لَهٗ نُوْرَانِ نُوْرٌ مِنْ عُلُوْمٍ وَنُوْرٌ مِنْ بَيَانٍ كَالْجُمَانِ

اس میں دو نور ہیں، ایک تو علوم کا نور ہے اور دوسرا فصاحت و بلاغت کا نور ہے جو چاندی کے دانوں کی طرح چمکتا ہے

كَلَامٌ فَائِقٌ مَا فَاقَ شَرْقًا جَمَالَ نَقْشِهٖ وَالتِّبْرَانِ

وہ ایک ایسا کلام ہے جو ہر کلام پر فوقیت لے گیا ہے اس کے بعد پھر کوئی جمال اچھا معلوم نہ ہوا۔ اور نہ ہی آفتاب و قمر ایسے اچھے دکھائی دیتے ہیں

اَيَا لِلشَّمْسِ عِنْدَ ضِيَائِهٖ دُخَانٌ وَمَا لِلنَّخْلِ وَالنَّبْتِ الْيَمَانِيْ

آفتاب کی روشنی اس کی چمک کے آگے ایک دھواں سا ہے۔ اور نخل یمنی کے سامنے کے چھوٹے کو نسبت ہی کیا ہے

فَاَيْنَ يَكُوْنُ لِلْقُرْآنِ مِثْلٌ وَلَيْسَ لَهٗ بِوَصْفِ الْفَضْلِ ثَانِيْ

اور کوئی دوسری چیز قرآن کریم کی مثال کیونکر ہو۔ کیونکہ وہ اپنے ان فضائل میں بے مثل ہے

وَرِثْنَا الصُّحُفَ فَاقَتْ كُلَّ كُتُبٍ وَسَبَقَتْ كُلَّ اَسْفَارٍ بِشَانٍ

ہم ایسی کتاب کے وارث بنائے گئے ہیں جو تمام کتابوں پر فوقیت رکھتی ہے۔ اور اپنے کمالات میں پہلی تمام کتابوں پر سبقت لے گئی ہے

وَجَاءَتْ بَعْدَ مَا خَرَّتْ خِيَامٌ وَخُرِّبَتِ الْبُيُوْتُ مَعَ الْمَبَانِيْ

اور وہ اس وقت آئی جبکہ سب پہلے خیمے منہ کے بل گر چکے تھے۔ اور تمام گھر مع بنیادوں کے خراب ہو چکے تھے۔

مَحَتْ كُلَّ الْهُدٰى اِلَّا شَيْئًا يَسِيْرًا وَجَثَّتْ رَأْسَ بِدْعَاتِ الزَّمَانِ

اس نے سوائے نیکی کے ہر راہ کو معدوم کر دیا اور زمانہ کی تمام بدعات کے سر کاٹ دیئے۔

كَاَنَّ سُيُوْفَهَا كَانَتْ كَنَارٍ بِهَا حُرِقَتْ مَخَارِيْقُ الْاَدَانِيْ

گویا اس کی تلواریں ایک آگ کی طرح تھیں۔ ان سے تمام کمینہ لوگوں کے جال جل گئے۔

اِذَا اسْتَعْدٰى كِتَابُ اللّٰهِ مِثْلًا فَخَرَّ الْقَوْمُ وَاسْتَتَرُوْا كَفَانِيْ

جب کتاب اللہ نے اپنی مثل کا مطالبہ کیا تو لوگ مقابلہ سے عاجز رہ گئے اور فنا شدہ چیز کی طرح چھپ گئے۔

بے اس کے معرفت کا چمن ناتمام ہے

ہے شکرِ ربِ عزّ وجل خارج از بیاں
جس کے کلام سے ہمیں اس کا ملا نشاں

وہ روشنی جو پاتے ہیں ہم اس کتاب میں
ہوگی نہیں کبھی وہ ہزار آفتاب میں

اس سے ہمارا پاک دل و سینہ ہو گیا
وہ اپنے منہ کا آپ ہی آئینہ ہو گیا

اس نے درختِ دل کو معارف کا پھل دیا
ہر سینہ شک سے دھو دیا ہر دل بدل دیا

اس سے خدا کا چہرہ نمودار ہو گیا
شیطاں کا مکر و وسوسہ بیکار ہو گیا

وہ رہ جو ذاتِ عزّ وجل کو دکھاتی ہے
وہ رہ جو دل کو پاک و مطہر بناتی ہے

وہ رہ جو یارِ گم شدہ کو کھینچ لاتی ہے
وہ رہ جو جامِ پاک یقیں کا پلاتی ہے

وہ رہ جو اس کے ہونے پہ محکم دلیل ہے
وہ رہ جو اس کے پانے کی کامل سبیل ہے

اس نے ہر ایک کو وہی رستہ دکھا دیا
جتنے شکوک و شبہ تھے سب کو مٹا دیا

افسردگی جو سینوں میں تھی سب دور ہو گئی
ظلمت جو تھی دلوں میں وہ سب نور ہو گئی

جو دور تھا خزاں کا وہ بدلا بہار سے
چلنے لگی نسیم عنایات یار سے

جاڑے کی رُت ظہور سے اس کے پلٹ گئی
عشقِ خدا کی آگ ہر اک دل میں اٹ گئی

جتنے درخت زندہ تھے وہ سب ہوئے ہرے
پھل اس قدر پڑا کہ وہ میووں سے لد گئے

موجوں سے اس کی پڑے دریاؤں کے بند ٹوٹ گئے
جو کفر اور فسق کے ٹیلے تھے کٹ گئے

قرآں خدا نما ہے خدا کا کلام ہے
بے اس کے معرفت کا چمن ناتمام ہے

جو لوگ شک کی سردیوں سے تھرتھراتے ہیں
اس آفتاب سے وہ عجب دھوپ پاتے ہیں

دنیا میں جس قدر ہے مذاہب کا شور و شر
سب قصہ گو ہیں نور نہیں ایک ذرہ بھر

پر یہ کلام نورِ خدا کو دکھاتا ہے
اس کی طرف نشانوں کے جلوہ سے لاتا ہے

وہ روشنی جو پاتے ہیں ہم اس کتاب میں
ہوگی نہیں کبھی وہ ہزار آفتاب میں

اس سے ہمارا پاک دل و سینہ ہو گیا
وہ اپنے منہ کا آپ ہی آئینہ ہو گیا

خداوند تعالیٰ کے اسرار کا خزانہ

نور فرقاں نہ آنچناں است نہاں کو بماند نہاں ز دیدہ وراں

قرآن کا نور ایسا نہیں چھپا کہ دیکھنے والوں کی نظر سے مخفی رہ سکے۔

آں چراغ ہدیٰ است دنیا را رہبر و رہنما است دنیا را

وہ تو تمام دنیا کے لئے ہدایت کا چراغ ہے۔ اور جہان بھر کے لئے رہبر و راہ نما۔

رحمتے از خداست دنیا را نعمتے از سماست دنیا را

وہ خدا کی طرف سے دنیا کے لئے ایک رحمت ہے۔ اور آسمان سے اہل جہان کے لئے ایک نعمت۔

مخزن رازہائے ربانی از خدا آلہ خدا دانی

وہ خداوند کے اسرار کا خزانہ ہے اور خدا کی طرف سے خدا شناسی کا آلہ

برتر از پایۂ بشر بکمال دستگیر قیاس و استدلال

وہ اپنے کمالات میں انسان کی لیاقت سے بالا تر ہے۔ نیز قیاس اور استدلال کی دستگیری کرتا ہے۔

کارساز اتم بعلم و عمل حجتش اعظم و اثر اکمل

وہ علم و عمل میں ہمارے لئے کامل کارساز ہے۔ اس کی دلیل پختہ اور اس کا اثر نہایت دیر پا ہے۔

ہر کہ بر عظمتش نظر بکشاد بے توقف خدائیش آمد یاد

جو اس کی عظمت کو دیکھ لیتا ہے۔ اسے فوراً خدا یاد آ جاتا ہے۔

وانکہ از کبر و کین ندید آں نور کور ماند و ز نور حق مہجور

اور جو تکبر اور دشمنی سے اس روشنی کو نہیں دیکھتا۔ وہ اندھا اور خدا کے نور سے دور رہتا ہے۔

وہ چہ دارد از آں نگار اسرار دل و جانم فدائے آں اسرار

واہ واہ اس خدا کی طرف سے اس کے پاس کیسے کیسے اسرار ہیں میری جان و دل ان اسرار پر قربان ہوں۔

پُر ز نور جلال حضرت پاک نور تاباں ماہ و مہر پیشش خاک

وہ اس پاک ذات کے جلالی انوار سے پُر ہے۔ چمکدار سورج بھی اس کے سامنے خاک ہے

وہ چہ دارد خزانۂ اسرار دل و جانم فدائے آں انوار

وہ کیا کیا خزانے اسرار الٰہی کے رکھتا ہے۔ میرے جان و دل ان انوار پر قربان ہوں۔

ہست آئینہ بہر روئے خدا عالمے را کشید سوئے خدا

قرآن خدا کے چہرہ کا آئینہ ہے۔ جس نے ایک جہان کو خدا کی طرف کھینچا ہے۔

بے زباں از لبش فصیح شدند زشت رویاں ازو صبیح شدند

گونگے اس کی وجہ سے فصیح بن گئے۔ اور بدشکل آدمی اس کے سبب خوبصورت ہو گئے۔

میوہ از روضۂ فنا خوردند وز خود و آرزوئے خود مردند

انہوں نے باغ فنا کا پھل کھایا۔ اور اپنی خواہشات اور خودی کی طرف سے مر گئے

دست غیبے کشید دامن دل یا برآورد جذبہ پا از گِل

ایک غیبی ہاتھ نے ان کے دل کا دامن کھینچا۔ اور ربانی کشش نے دلدل سے ان کا پیر نکال لیا۔

قیدیوں سے حسن سلوک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حال ہی میں دنیا بھر کی جماعت ہائے احمدیہ کو یہ تلقین فرمائی ہے کہ قرآنی ارشاد کے مطابق قیدیوں کی خدمت کریں تاکہ ملائکۃ اللہ جن کے سپرد یہ فریضہ ہے۔ اسیران راہ مولیٰ کی رہائی کے تعلق میں جماعت احمدیہ کی مدد کریں۔

احباب قادیان مرد و زن اور اطفال و طالبات نے اس تحریک پر خاص سرگرمی سے ایک ہزار روپیہ سے زائد جمع کرایا اور معلومات حاصل کر کے تحقیق کے بعد کہ مرد قیدیوں کے لئے دھوتیاں چپلیں اور بنیانیں۔ قیدی عورتوں کے لئے ساڑھیاں اور بلاوز اور چپلیں مطلوب ہیں۔ ۷۰ مردوں ۲۶ عورتوں کے لئے ان اشیاء کا انتظام کر کے مورخہ ۲۵/۵/۸۸ کو محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی بمعیت محترم ملک صلاح الدین صاحب انچارج وقف جدید محترم حکیم بدر الدین صاحب عامل جنرل سیکرٹری قادیان مکرم مولوی سعادت احمد صاحب جاوید نائب ناظر امور عامہ اور مکرم محمد یعقوب صاحب جاوید جو کہ خصوصاً مکرم الیاس منیر صاحب و دیگر اسیران راہ مولیٰ کی نمائندگی کے طور پر بھجوایا گیا تھا (مکرم محمد یعقوب صاحب جاوید مکرم الیاس منیر صاحب کے چچیرے بھائی ہیں)۔ گورداسپور جیل میں تشریف لے گئے اور افسران کی موجودگی میں یہ سامان تقسیم کیا نیز ایک نلکے کے لئے ٹیسی پمپ کی خرید کا انتظام بھی کرایا اور بتایا کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت نے اپنے موجودہ امام سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت پر کہ جماعت احمدیہ ساری دنیا میں اسیران کی مدد کرے یہ ہدیہ دیا ہے۔

ان قیدیوں کی اکثریت بٹالہ عدالت سے رہائی کا فیصلہ پاکر غروب کے قریب واپس آئی تھی۔ محترم ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ صاحب جیل نے بار بار اسیران کو جماعت کا شکریہ ادا کرنے کے لئے کہتے رہے۔ لیکن ہماری طرف سے ان کو یہی جواب دیا جاتا رہا کہ ہم قرآن مجید کی تعلیم کے مطابق صرف اپنے رب کی رضا کے طلبگار ہیں۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے ان قیدیوں کو نمازیں ادا کرنے کی تلقین کی۔ ان قیدیوں کی اکثریت بنگلہ دیشی تھی چند ایک ہمسایہ ملک کے اور چند ایک ہندوستان کے تھے۔

جناب سردار دلیپ سنگھ صاحب سپرنٹنڈنٹ جیل گورداسپور نے مکرم جناب دلشیر سنگھ صاحب کنبو I.A.S ڈپٹی کمشنر گورداسپور سے اسپیشل اجازت لے کر مورخہ ۲۵/۵/۸۸ کو شام ۷ بجے کا وقت دیا تھا۔ جناب سپرنٹنڈنٹ صاحب جیل اور ان کے ساتھی افسران کا رویہ قیدیوں کے ساتھ بھی بہت ہی ہمدردانہ پاکر بہت خوشی ہوئی یہ افسران بھی جماعت احمدیہ کی اس ہمدردی سے بہت متاثر تھے۔

(ادارہ)

ولادتیں

اللہ تعالیٰ نے بتاریخ ۸/۶/۸۸ کو مکرم جلال الدین صاحب انصاری آف سملیہ (سیہالا) کو پانچواں لڑکا عطا فرمایا ہے جس کا نام "انور احمد" تجویز کیا گیا ہے عزیز مکرم جیلکن انصاری صاحب سملیہ کا پوتا اور مکرم نعمت علی صاحب آف کراچی کا نواسہ ہے اسی طرح بتاریخ ۱۵/۶/۸۸ اللہ تعالیٰ نے مکرم معین الحق انصاری صاحب آف سملیہ کو تیسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ جو مکرم جیلکن انصاری صاحب آف سملیہ کا پوتا اور محترم نظیر احمد صاحب آف کیرنگ کا نواسہ ہے۔ نومولود کا نام "منور احمد" تجویز کیا گیا ہے۔ اعانت بدر میں دس روپے ادا کرتے ہوئے ہر دو عزیزان کی صحت و سلامتی درازی عمر اور نیک خادم دین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار عبد الحکیم سملیہ معرفت فضل عمر پریس قادیان)

جماعت احمدیہ ہر ابتلاء سے اور زیادہ مستحکم اور طول قامت ہو کر نکلے گی!!

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ۔ فرمودہ ۵ ستمبر ۱۹۸۶ء بمقام مسجد نور اوسلو ناروے

بوجہ تازہ خطبہ جمعہ موصول نہ ہونے کے حضور انور کے ایک پرانے خطبہ جمعہ کا خلاصہ افادۂ احباب کے لئے دوبارہ شائع کیا جارہا ہے۔ جو اس سے قبل ہفت روزہ بدر ۱۶ اکتوبر ۱۹۸۶ء میں شائع ہو چکا ہے۔ —— (ایڈیٹر)

حکومت پاکستان کے جماعت احمدیہ کے خلاف اوچھے ہتھیار

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:—

پاکستان میں جوں جوں سیاسی عدم استحکام بڑھتا جارہا ہے اور عوام الناس میں بے چینی پیدا ہو رہی ہے اس عدم استحکام اور بے چینی کی جھلک حکومت کی حرکتوں میں نمایاں ہوتی چلی جارہی ہے۔ موجودہ حکومت سخت ہراساں ہے اور خوفزدہ ہے اور اپنے بچاؤ کے لئے ہر ایسی حرکت کرنے کے لئے تیار ہے جو تمام دنیوی و سیاسی اصولوں سے خواہ کس حد تک گری ہوئی کیوں نہ ہو اور انسانی داخلاقی اقدار سے خواہ کس حد تک کیوں نہ گری ہوئی ہو۔ اگرچہ مذہب کا نام بہت استعمال ہو رہا ہے لیکن اس حکومت کی اداؤں میں ہر چیز ہے۔ صرف ایک مذہب نہیں کیونکہ مذہب کی بنیاد تو اللہ تعالیٰ کی ذات پر ایمان اور خدا کے خوف پر ہوا کرتی ہے۔ خواہ مذہب کسی شکل کا بھی ہو دنیا کے کسی بھی خطے سے تعلق رکھتا ہو اس کا مرکزی نقطہ خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔ خود خدا سے تعلق اور خدا کی ناراضگی کا خوف یا خدا سے تعلق کی تمنا اور خدا سے ناراضگی کا خوف یہ دو قوتیں ہیں جو ہر مذہب کے رگ و پے میں دوڑتی ہیں اس نقطہ نگاہ سے موجودہ حکومت کے سابقہ کردار کو آپ لے لیں یا موجودہ حرکتوں کو دیکھ لیں ان میں ہر دوسری چیز تو پائی جائے گی۔ لیکن مذہب کا کوئی نشان نظر نہیں آتا یہی وجہ ہے کہ سیاسی استحکام کے بڑھنے کے نتیجہ میں اور عدم تحفظ کا احساس بڑھنے کے نتیجہ میں یہ دن بدن جماعت احمدیہ کی طرف عوام کی توجہ مبذول کرانے کی خاطر اوچھے سے اوچھے ہتھیار استعمال کرتے چلے جا رہے ہیں۔

مردان میں نام نہاد علماء کا ظالمانہ رویّہ

فرمایا مردان کے واقعہ کے عقب میں اور بہت سی اطلاعیں ملی ہیں کہ بڑی شدت اور بیقراری کے ساتھ حکومت یہ چاہتی ہے کہ صرف مردان میں ہی یہ معاملہ آگے نہ بڑھے بلکہ اور دوسری جگہوں میں بھی یہ بات پھیل جائے اور عوام الناس کی توجہ خصوصاً صوبہ سرحد اور صوبہ پنجاب میں جماعت احمدیہ کی طرف منتقل ہو جائے اور اس کے نتیجہ میں سیاسی بیقراری اور بے چینی کا رُخ جماعت احمدیہ کی طرف پھیر دیا جائے آخری اطلاعات کے مطابق مردان میں جمعیۃ علماء نے یہ اعلان کیا ہے کہ اب ہم گھر گھر جا کر ہر احمدی کو یہ نوٹس دیں گے کہ یا تو وہ اپنے دین سے مرتد ہو جائیں اور جس کو ہم مذہب سمجھتے ہیں اس میں داخل ہو جائیں ورنہ پھر انہیں مردان میں رہنے کی اجازت نہیں دی جائے گی اور اس کام کے لئے باقاعدہ ایک PROFORMA بنا کر اس پر دستخط کروانے کی مہم کا اعلان ہوا ہے۔

اسلم قریشی کیس کے متعلق نئی موشگافی

فرمایا اسی طرح کی اور کمینی حرکتیں جو ہو رہی ہیں کچھ سمجھ میں آرہی ہیں کہ اگلی یا ان حرکتوں میں سے بعض گہری سازشوں کا نتیجہ ہیں۔ ایک یہ ہے کہ سیالکوٹ میں اس جگہ جہاں سے مولوی اسلم قریشی غائب ہوا تھا کے دو غیر احمدی مقامی لوگوں کو وعدہ معاف گواہ بنانے کی سکیم کی اطلاع ملی ہے۔ منصوبہ یہ ہے کہ ان دو آدمیوں کو وعدہ معاف گواہ بنایا جائے اور ہماری جماعت کے معزز دوست مکرم مشتاق صاحب اور چوہدری اعظم صاحب جو سابقہ ایم۔ پی۔ اے رہے ہیں ان دونوں کو قتل میں ملوث کیا جائے اور وعدہ معاف گواہ یہ کہہ دیں کہ ان دونوں نے ہمیں کہا تھا کہ تم اسے قتل کر دو اور یہ مسئلہ کہ اگر کوئی مرا ہی نہیں تو اس کی لاش کہاں سے مہیا کی جائے گی۔ یہ مسئلہ پاکستانی پولیس کے لئے حل کرنا کوئی مشکل نہیں کسی گڑے مُردے کو اُکھاڑا جا سکتا ہے اور جب حکومت کے اعلیٰ ترین نمائندوں کی طرف سے سازشیں کی جا رہی ہوں۔ تو ایسی صورت میں پولیس یہ سمجھتی ہے کہ اسے ایسی حرکتوں کا کوئی خمیازہ نہیں بھگتنا پڑے گا علاوہ ازیں اور بھی ایسی اطلاعیں مل رہی ہیں کہ حکومت ہر اوچھا ہتھیار استعمال کر کے جماعت احمدیہ کو ظلم کا نشانہ بنانا چاہتی ہے

جماعت احمدیہ کے اندرونی استحکام کا ضامن خدا تعالیٰ ہے

فرمایا جہاں تک جماعت احمدیہ کے بقاء کا تعلق ہے اور جماعت احمدیہ کے اندرونی استحکام کا تعلق ہے یہ بات تو اسی طرح شک سے بالا ہے جس طرح اس وقت ہم سورج کو آسمان پر دیکھ رہے ہیں کہ جماعت احمدیہ کے استحکام کو خواہ موجودہ حکومت ہو یا دنیا کی کوئی حکومت ہو، ہرگز متزلزل نہیں کر سکتی کیونکہ اس کے استحکام کی ضمانت خود خدا تعالیٰ نے دی ہے اور یہ خدا تعالیٰ کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہے۔ اور اسی کا بنایا ہوا کارخانہ ہے پس اس کی بنیادیں تو مستحکم ہیں جہاں تک انفرادی طور پر چند احمدیوں کو مزید اذیت دینے کا تعلق ہے یہ ہمیشہ سے ہوتا چلا آیا ہے کہ

مذہبی جماعتوں میں سے بعض افراد کو قربانی دینی پڑتی ہے۔ اور پہلے بھی جماعت احمدیہ بڑے حوصلے کے ساتھ اور سربلندی کے ساتھ اور کامل وفا کے ساتھ یہ قربانیاں دے رہی ہے اور آئندہ بھی خدا کی تقدیر میں جہاں تک لکھا گیا ہے یہ قربانیاں جماعت دیتی چلی جائے گی۔ لیکن جہاں تک ان ذرائع سے موجودہ حکومت کے استحکام حاصل کرنے کا تعلق ہے تو یہ استحکام حاصل نہیں ہو سکتا کبھی دنیا میں ایسا واقعہ نہیں ہوا کہ سچوں کی جماعت کو جھوٹے ذلیل و ختم کا نشانہ بنا کر ان کے خون چوس کر پنپ سکے ہوں۔ یہ واقعہ کبھی ہوا اور نہ ہو سکتا ہے۔ چند دن اور ظلم کا نشانہ بنا سکتے ہیں۔ اس سے زیادہ نہیں۔ لیکن ان سے بہت زیادہ بڑھ کر خود ظلموں کا نشانہ بننے والے ہیں کیونکہ خدا تعالیٰ غاصبوں اور ظالموں پر ان سے بڑھ کر غاصب اور ظالم مسلط کر دیا کرتا ہے۔ اور یہ خدا تعالیٰ کی تقدیر ہے کہ بعض دفعہ سزا دینے کی خاطر فرشتوں کو مسلط کرتا ہے۔ اور کبھی نیک لوگوں کو اور بعض دفعہ بدوں کو مسلط کرتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ ان کے اوپر کس قسم کے لوگ مسلط کئے جائیں گے۔ اگر خدا تعالیٰ اس ملک کو بچانا چاہتا ہے تو یہ اور جماعت کی دعائیں سن لے اور اس ملک کی تقدیر بہتر رنگ میں بدل دے تو کچھ بعید نہیں کہ بہتر اور منصف لوگ ان پر مسلط ہوں۔ اور ایک ایک کر کے ان کی بد کرداریوں کی ان کو سزا دیں۔ اور اگر خدا تعالیٰ اس ملک سے ناراض ہو چکا ہے اور اس کی تقدیر کچھ اور فیصلہ کر چکی ہے۔ تو ہو سکتا ہے کہ ان سے بڑھ کر آمر ان سے بڑھ کر غاصب، بد دیانت، ظالم اور سفاک لوگ مسلط کر دیئے جائیں۔ اگرچہ بظاہر ممکن نظر نہیں آتا کہ ایسے بھی ہو سکتے ہیں۔ مگر خدا تعالیٰ کی تقدیر جو فیصلہ پاتی ہے وہ ہو کے رہتا ہے۔ ممکن ہے ایسے لوگ ان پر مسلط ہو جائیں جو بنی نوع انسان پر ان سے کم رحم کرنے والے ہوں۔ اور ان سے زیادہ سفاک اور ظالم ہوں۔ اور پھر ان کے جو جرم ہوں گے بھی ان کو سزا دیں۔ اور جو جرم انہوں نے نہیں کئے ان کی بھی ان کو سزا دیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ منتقم ہے۔ اور منتقم میں یہ بات پائی جاتی ہے کہ عام جرم سے بڑھ کر سزا دیتا اور اس میں شدت پیدا کرتا ہے۔ جہاں خدا تعالیٰ کی تقدیر بعض اوقات برابر کا سلوک کرتی ہے وہاں بعض دفعہ جب خدا تعالیٰ کی غیرت کو زیادہ کچوکے دیئے جائیں تو وہ منتقم بن کر بھی اپنی ان طاقتوں کو بعض لوگوں کو سزا دینے کے لئے مقرر فرما دیتا ہے اور کائنات کی ساری قوتیں پھر اس جہت میں کام کرتی ہیں صرف انسانی قوتیں ہی نہیں بلکہ قانون قدرت بھی ہر سمت سے ایسی قوم کو گھیر لیتا ہے۔ اور ہر طرح سے اس کو سزا دیتا ہے۔

ہر ابتلاء سے جماعت احمدیہ اور زیادہ مستحکم ہو کر نکلے گی

فرمایا، جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے، میں یقین دلاتا ہوں کہ بعض تکلیفوں کے دن اور صبر کا امتحان لمبا بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن ہر تکلیف کے لمبے دن سے بھی جماعت احمدیہ اور زیادہ طول قامت ہو کے نکلے گی۔ اور ہر مصیبت اور ابتلاء کے وقت سے جماعت احمدیہ زیادہ مستحکم ہو کے نکلے گی۔

یہ وہ تقدیر ہے جسے دنیا کی کوئی طاقت بدل نہیں سکتی۔ کل بھی آپ نے یہی دیکھا ہے اور پرسوں بھی یہی دیکھا تھا۔ آج بھی یہ دیکھ رہے ہیں اور کل اس سے بڑھ کر یہ بات دیکھیں گے۔ اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ جو ظالم ہیں وہ سزا کے بغیر نہیں رہیں گے۔ اس لئے جو احتجاج دنیا میں پہنچتے ہیں یا مختلف ملکوں سے یا مختلف کوششیں جو جماعت احمدیہ کر رہی ہے ان پر بنا نہ رکھیں یہ محض اس لئے کیا جاتا ہے کہ آنحضرت کا امر ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ دنیاوی کوششیں کرو۔ ہمارا احتجاج تو اس وقت پہنچ جاتا ہے۔ جب اپنے پیارے بھائیوں کے لئے ہمارے دل سے ایک ٹیس اٹھتی ہے۔ اور خدا کو دل کا درد پکارتا ہے۔ وہی ہمارا احتجاج ہے۔ اور وہی ہماری سب سے بڑی کارروائی ہے جو ہم کر سکتے ہیں۔

جماعت احمدیہ کو دعاؤں کی تحریک

خطبہ کے آخر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعاؤں کی تحریک کرتے ہوئے نہایت رندھی ہوئی اور بھرائی ہوئی آواز میں فرمایا کہ

دلی درد کے ساتھ اپنے معصوم اور پیارے بھائیوں کے لئے دعائیں کریں (باقی صفحہ ۱۲ پر)

صد سالہ جوبلی کے جلسہ سالانہ میں شرکت کیلئے ضروری اعلان

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے صد سالہ جوبلی کی تقاریب ۲۳ مارچ ۱۹۸۹ء سے شروع ہوں گی جلسہ سالانہ ۱۹۸۹ء پر ان کا انتہاء اختتام ہوگا۔ لہٰذا اس مرکزی جلسہ سالانہ میں جہاں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ رونق افروز ہوں گے شرکت کے لئے احباب جماعت کو ابھی سے نیت کر کے تیاری شروع کر دینی چاہیئے۔

چنانچہ صد سالہ جوبلی کی سنٹرل کمیٹی واشنگٹن (امریکہ) نے ہندوستان سے شریک ہونے والے احباب کی فہرست و کوائف طلب کئے ہیں۔ لہٰذا احباب جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کو تحریک کی جاتی ہے کہ جو دوست اس مرکزی جلسہ میں شرکت کی نیت رکھتے ہیں اپنے اسماء و کوائف سے امیر۔ صدر صاحب جماعت کی معرفت اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔ اور پھر اس ارادہ کی تکمیل کے لئے تیاری اور دعاؤں میں بھی لگے رہیں۔

۲۔ احمدیت کے دائمی مرکز قادیان کے جوبلی جلسہ سالانہ میں بھی کثیر تعداد میں شرکت کا بھی پروگرام رکھنا چاہیئے۔

۳۔ شعراء کرام کے لئے یہ اعلان ہے کہ صد سالہ جوبلی کی مناسبت سے علاقائی زبانوں میں بھی نظمیں تیار کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ جوبلی جلسہ سالانہ پر منتخب نظموں کے سنانے جانے کا انتظام کیا جائے گا۔ نیز علاقائی زبانوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کرام کی منتخب نظموں کے ترجمہ کروانے کی بھی تحریک ہے۔ لہٰذا ایسے شعراء کرام جو اپنی نظمیں تیار کریں گے یا ترجمہ کریں گے اپنے اسماء سے قبل از وقت دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ اس سال کا جلسہ سالانہ جو احمدیت کی پہلی صدی کا آخری جلسہ سالانہ ہوگا۔ یہ بھی تاریخی اہمیت کا حامل ہے۔ اور سو سال میں ہونے والے افضال الٰہی کو یاد کر کے سجدات شکر بجا لانے اور نئی صدی کے استقبال کی تیاری کو تکمیل تک پہنچانے اور ایک نئے عزم اور جوش و ولولہ کو اپنے اندر پیدا کرنے کا موجب ہوگا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی موجودگی میں جلسہ سالانہ برطانیہ اس سال ۲۷ تا ۲۹ جولائی کی تاریخوں میں اور جلسہ سالانہ قادیان ۲۸ تا ۳۰ دسمبر کی تاریخوں میں منعقد ہو رہا ہے۔ احباب ان ہر دو جلسوں میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت کے لئے کوشش کریں۔

اللہ تعالیٰ توفیق بخشے اور اپنے فضلوں سے نوازے آمین

صدر صد سالہ جوبلی کمیٹی قادیان

صد سالہ جشن تشکر کے سلسلہ میں

سو یتامیٰ کو گود لینے کی تحریک

صد سالہ جوبلی کی سنٹرل کمیٹی واشنگٹن (امریکہ) کی طرف سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے یہ تحریک موصول ہوئی تھی کہ جوبلی سال سے پہلے یا جوبلی سال کے دوران جماعت احمدیہ سو یتامیٰ کو گود لینے کی کارروائی کرے۔ لہٰذا اس تعلق میں جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کے احباب جماعت کو آگاہ کرتے ہوئے تحریک کی جاتی ہے کہ وہ اپنے اپنے حالات اور توفیق کے مطابق اس تحریک میں بھی حصہ لینے کی کوشش کریں۔

امراء و صدر صاحبان جماعت سے گزارش ہے کہ ان کی جماعتوں میں جو دوست یتامیٰ کو گود لے کر کفالت کرنے کے لئے تیار ہوں ایسے یتامیٰ اور خود لینے والے ان کے رضاعی والدین کے کوائف سے دفتر جوبلی کمیٹی کو اطلاع دے کر ممنون فرمائیں تاکہ سنٹرل کمیٹی کو یہ کوائف بغرض ریکارڈ بھجوائے جا سکیں

صدر صد سالہ جوبلی کمیٹی قادیان

(قسط دوئم)

تقویٰ اللہ، حقیقی تقویٰ اور اسکے فوائد اور عائلی، مالی و تربیتی امور

تقریر مکرم مولوی عبدالحی صاحب فضل - نائب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ بر موقعہ جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۵ء

مالی امور

مالی امور میں تقویٰ کی بنیاد پر اسلام نے سود کو حرام قرار دیا ہے۔ فرمایا :-

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَ ذَرُوْا مَا بَقِیَ مِنَ الرِّبٰوٓا اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۔
(البقرۃ ع ۳۷)

یعنی اے ایماندارو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اگر تم مومن ہو تو سود کے حساب میں سے جو کچھ باقی ہو اسے چھوڑ دو۔ سود کے مقابل پر اسلام نے تجارت کو جائز قرار دیا ہے۔ فرمایا :-

اَحَلَّ اللّٰہُ الْبَیْعَ وَ حَرَّمَ الرِّبٰوا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے تجارت کو جائز اور سود کو حرام قرار دیا ہے حقیقت بھی یہ ہے کہ تجارت میں ایک مرتبہ نفع لے کر معاملہ ختم ہو جاتا ہے۔ لیکن سود ایک ایسی لعنت ہے کہ قرآن شریف میں فرمایا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَۃً ۔ یعنی سود ہر آن بڑھتا رہتا ہے۔ مقروض سویا ہوا ہو تو سود بڑھ رہا ہوتا ہے۔ جاگ رہا ہو تو بڑھ رہا ہوتا ہے۔ بیمار ہو یا تندرست سود ہر آن بڑھتا رہتا ہے۔ لہٰذا سودی نظام سراسر انسانی ہمدردی کے منافی ہے۔

پہلے انفرادی سودی قرضے ہوتے تھے اب بڑی بڑی حکومتیں چھوٹی حکومتوں کو سودی قرضے دیتی ہیں اور زیادہ تر اسلحہ کی صورت میں یہ قرضے ہوتے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں تباہی پھیلانیوالی خطرناک جنگیں ہوتی ہیں۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی تھی کہ ایک زمانہ لوگوں پر ایسا آئے گا کہ ہر شخص سود کھائے گا۔ اور جو نہیں کھائے گا سود کی بھاپ اس کو بھی پہنچ جائے گی۔ (مشکوٰۃ)

آج واقعی سودی نظام دنیا پر غالب آچکا ہے۔ جرمنی میں اور بعض دوسرے ممالک میں سود کے خلاف بھی تحریکات جاری ہیں۔ مگر کچھ ایسے ملکی قوانین بنائے گئے ہیں کہ سودی لین دین کے بغیر کاروباری معاملات میں سخت مشکلات کا سامنا ہوتا ہے ــــ مہنگائی جو بڑھتی چلی جا رہی ہے اس کی بڑی وجہ بھی سودی نظام کا غالب آنا ہے۔ کیونکہ ایک تاجر جب کوئی چیز فروخت کرتا ہے۔ اس پر ایک تو وہ جائز نفع لیتا ہے اور دوسرے وہ یہ بھی سوچتا ہے کہ اگر وہ چیز ایک ماہ میں فروخت ہوئی ہے تو اس کا سود بھی اسی نفع میں شامل کرتا ہے اور اس طرح نفع کے اس دوہرے دباؤ میں آکر مہنگائی کا قدم آگے سے آگے بڑھتا جا رہا ہے۔ لہٰذا جب تک سودی نظام غالب رہے گا۔ ارزانی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

قرآن کریم میں یہ عظیم الشان پیشگوئی کی گئی ہے کہ بالآخر سودی نظام تباہ ہو جائے گا۔ اور صدقات کا نظام غالب آئے گا۔ فرمایا :-

"یَمْحَقُ اللّٰہُ الرِّبٰوا وَ یُرْبِی الصَّدَقٰتِ" کہ اللہ تعالیٰ سودی نظام کو مٹا دے گا اور صدقات کے نظام کو ترقی دے گا۔ آج دنیا میں یہ دونوں نظام قائم ہیں۔ ایک طرف سودی نظام ہے جو دنیا پر چھایا ہوا ہے۔ دوسری جانب صدقات کا نظام ہے جو اسلامی تعلیمات کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ پھر سے قائم ہو چکا ہے۔ جس میں زکوٰۃ اور دوسرے قسم کے مختلف چندے لئے جاتے ہیں۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے القاء الٰہی کے تحت نظام وصیت بھی جاری فرمایا ہے جس میں مخلصین جماعت محض اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کے لئے دوسری نیکیوں کے علاوہ اسلامی تعلیمات کے مطابق پر اپنے ۱/۱۰ تک اپنی آمد اور جائیدادیں وقف کرتے ہیں۔ اور ان اموال سے مسکین غرباء یتیمی، بیوگان اور سلسلہ کے دوسرے خدام کی ضروریات پوری کی جاتی ہیں۔ قرضہ بھی ایک ضرورت ہے چنانچہ صنعتی، تجارتی یا ذاتی ضروریات پوری کرنے کے لئے قرضے بھی دیئے جاتے ہیں۔ لیکن کبھی اس پر سود لیا دیا نہیں جاتا۔ یہ نظام قادیان اور ربوہ میں قائم ہے۔

ہمارا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق جوں جوں جماعت احمدیہ ترقی کرتی چلی جائے گی۔ ساتھ ہی ساتھ صدقات کا یہ نظام جو انسانی ہمدردی پر قائم ہے، سود کے نظام پر جو انسانی ہمدردی کا قاتل ہے، غالب آجائے گا۔ اور قرآن کریم کی پیشگوئی بڑی وضاحت کے ساتھ پوری ہو جائے گی۔ کہ اللہ تعالیٰ سودی نظام کو تباہ کر دے گا اور صدقات کے نظام کو ترقی دے گا۔ اور یہ سب کچھ تقویٰ کی بنیاد پر ہو گا۔

تربیتی امور

تربیتی امور میں سب سے بڑی اہمیت دعا کو حاصل ہے۔ قرآن کریم میں متقیوں کا امام بننے کے لئے یہ دعا سکھلائی گئی ہے کہ :-

رَبَّنَا ھَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّیّٰتِنَا قُرَّۃَ اَعْیُنٍ وَّ اجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا ۝
(الفرقان)

یعنی اے ہمارے رب ہم کو ہماری بیویوں کی طرف سے اور ہماری اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں متقیوں کا امام بنا۔

اس دعا کا عملی ثبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضور کے اہل و عیال کے وجود میں ہمیں ملتا ہے۔ حضور نے کثرت کے ساتھ اپنے اہل و عیال کے لئے دعائیں کی ہیں۔ ایک مقام پر آپ فرماتے ہیں ؎

یہ تینوں جو پسر ہیں تجھ سے ہی یہ ثمر ہیں
یہ میرے بار و بر ہیں تیرے غلام در ہیں
کر ان کو نیک قسمت دے ان کو دین و دولت
کر ان کی خود حفاظت ہو ان پہ تیری رحمت
دے رشد اور ہدایت اور عمر اور عزت
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

نیز فرمایا ؎

مری اولاد جو تیری عطا ہے
ہر اک کو دیکھ لوں وہ پارسا ہے
تری قدرت کے آگے روک کیا ہے
وہ سب دے ان کو جو مجھ کو دیا ہے
عجب محسن ہے تو بحر الایادی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

اسی طرح فرمایا ؎

نہ دیکھیں وہ زمانہ بے کسی کا
مصیبت کا الم کا بے بسی کا
یہ ہو میں دیکھ لوں تقویٰ سبھی کا
جب آوے وقت میری واپسی کا

اپنی دعاؤں کی قبولیت کی بشارتیں بھی آپ کو ملتی رہی ہیں۔ کثرت کے ساتھ آپ پر یہ الہام نازل ہوا کہ اِنِّیْ مَعَکَ وَ مَعَ اَھْلِکَ ۔ کہ اے مسیح موعود میں تیرے ساتھ ہوں اور تیرے اہل کے ساتھ ہوں۔ اِنِّیْ مَعَکَ یَا اِبْرَاھِیْمُ ۔ یعنی اے ابراہیم میں تیرے ساتھ ہوں۔ اس الہام میں آپ کو ابراہیم قرار دیا گیا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو متقی اولاد کے اعتبار سے ایک نمایاں امتیاز حاصل ہے۔ پھر فرمایا اِنِّیْ مَعَکَ وَ مَعَ اَھْلِکَ مَعَ کُلِّ مَنْ اَحَبَّکَ ۔ یعنی میں تیرے ساتھ ہوں اور تیرے اہل کے ساتھ ہوں اور ہر اس شخص کے ساتھ ہوں جو تجھ سے محبت رکھتا ہے۔ اس الہام میں حضور کی جسمانی اولاد میں روحانی اولاد کو بھی شامل کر لیا گیا ہے۔ فرمایا :-

"تیری نسل بہت ہو گی اور میں تیری ذریت کو بہت بڑھاؤں گا اور برکت دوں گا۔ ..... تیری ذریت منقطع نہیں ہو گی اور آخری دنوں تک سرسبز رہے گی۔"

ایک مقام پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :- ؎

خدایا تیرے فضلوں کو کروں یاد
بشارت تو نے دی اور پھر یہ اولاد
کہا ہرگز نہیں ہوں گے یہ برباد
بڑھیں گے جیسے باغوں میں ہوں شمشاد
خبر مجھ کو یہ تو نے بارہا دی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس آیت کریمہ کی رو سے بھی امام المتقین ہیں کہ حضور نے اپنے اہل و عیال کے لئے دعائیں کیں اور ان دعاؤں کی قبولیت کی بشارات حضور کو اللہ تعالیٰ نے قبل از وقت عطا کیں اور مشاہدہ ہمارے سامنے ہے کہ یہ مقدس اولاد اعلان دین کی مہر قرار پائی۔ اور آج خلافت احمدیہ کی کارروائی تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مقدس نسل کی ہی قیادت بڑی شان کے ساتھ ترقی کرتی چلی جا رہی ہے۔

پس تربیت اولاد کا یہ طریق ہے کہ اپنے اہل و عیال کے لئے کثرت سے دعائیں کی جائیں۔ یہ گر قرآن کریم کی اس آیت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عملی نمونہ سے پہنچتا ہے۔ اور اس کے

پُرعظمت نتائج ہمارے سامنے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اہل و عیال کو نیکی تقویٰ اور خدمت دین کے اعتبار سے تمام دنیا پر فوقیت دے رکھی ہے۔

یہ سب کچھ اس لئے ہوا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی تھی کہ یَتَزَوَّجُ وَیُولَدُ لَہٗ کہ مسیح موعود خاص شادی کرے گا اور اس کی خاص اولاد ہوگی۔ پس امام المتقین بننے کے لئے قرآن شریف میں جو دُعا سکھائی گئی ہے۔ آج اس کا عملی ثبوت صرف اور صرف جماعت احمدیہ میں ہی پایا جاتا ہے مگر کوئی بتلائے اگر حق کو چھپایا ہم نے

تقویٰ کے فوائد

تقویٰ کے فوائد قرآن مجید میں وقت کی رعایت سے بعض فوائد قرآن کریم کی مدد سے پیش کئے جاتے ہیں۔

۱۔ فرمایا اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ کہ تم میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ زیادہ معزز ہے جو زیادہ متقی ہے

۲۔ وَاللّٰہُ وَلِیُّ الْمُتَّقِیْنَ۔ اللہ تعالیٰ متقیوں کا دوست ہے۔

۳۔ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ۔ اللہ تعالیٰ متقیوں سے محبت کرتا ہے۔

۴۔ اِنَّ الْعَاقِبَۃَ لِلْمُتَّقِیْنَ۔ اچھا انجام متقیوں کا ہی ہوتا ہے۔

۵۔ فَاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ۔ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو تم کامیاب ہو جاؤ گے

۶۔ اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّعُیُوْنٍ مرنے کے بعد متقی چشموں والی جنتوں میں ہوں گے۔

۷۔ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ جَنَّتٰنِ متقی کو اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی جنت ملتی ہے۔

۸۔ اِنْ تَتَّقُوا اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّکُمْ فُرْقَانًا (انفال) اگر تم تقویٰ اختیار کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے لئے حق و باطل میں فیصلہ کرنے والا نشان قائم کر دیگا۔

۹۔ وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ جو بھی اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے مصیبت سے نجات کا راستہ نکال دے گا۔ اور اسے رزق کی غیبی مدد دے گا۔

۱۰۔ اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ مَقَامٍ اَمِیْنٍ کہ متقی امن کے مقام میں داخل ہوں گے۔

تقویٰ کے فوائد سے ہر متقی حسب استعداد و مقام مستفید ہوتا ہے۔ لیکن قرآن کریم میں بتایا گیا ہے کہ کامل متقی وقت کا نبی یا مامور ہوتا ہے۔ یا اس پر ایمان لانے والے ہوتے ہیں۔ دورِ حاضر میں اس کی مصداق جماعت احمدیہ ہے۔ لہٰذا مجموعی اعتبار سے جماعت احمدیہ کو تقویٰ کے جو فوائد حاصل ہوتے رہتے ہیں مضمون کی تکمیل کے لحاظ سے ان میں سے بعض کی واقعاتی تشریح پیش کی جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ۔ یعنی جو شخص اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرے گا۔ اللہ تعالیٰ مصیبت کے وقت اس کے لئے کوئی نہ کوئی راستہ نکال دے گا۔ اور اس کو وہاں سے رزق دے گا جہاں سے رزق آنے کا اسے خیال بھی نہ ہوگا۔

سنہ ۱۹۵۳ء میں جماعت احمدیہ کی پاکستان میں شدید مخالفت شروع ہو گئی۔ یہاں ہندوستانی اخبارات میں آرہا تھا کہ یہ مخالفت اتنی شدید ہے کہ شاید دو ہفتوں کے اندر اندر کوئی احمدی پاکستان میں زندہ رہتا ہوا نظر آنے کے لئے بھی دکھائی نہیں دے گا۔ لاہور میں احمدیوں کے گھر وغیرہ کو نشان لگا دیئے گئے تھے کہ جمعہ کی نماز کے بعد سب کو ختم کر دیا جائے گا۔ اس موقعہ پر اللہ تعالیٰ کو مخاطب کر کے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ایک دردناک نظم رقم فرمائی جس کے چند اشعار یہ ہیں

دُنیا میں یہ کیا فتنہ انقلاب مرے پیارے
ہر آنکھ کے اندر سے نکلتے ہیں شرارے
یہ تم ہیں کہ آہنگر دل کی دھونکنیاں ہیں
یہ دل ہیں کہ سینوں میں سپرد کئے پیارے
ظلم و ستم جور بڑھا جاتا ہے حد سے
ان لوگوں کو اب تو ہی سنوار یا تو سنوارے

اس نہایت دردناک موقعہ پر جبکہ پوری جماعت مصائب میں گھری ہوئی تھی حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے جرأت، مردانگی اور عزم و ہمت کا ثبوت دیتے ہوئے یہ اعلان جاری فرمایا کہ :-

"انشاء اللہ فتح ہماری ہے۔ کیا آپ نے گزشتہ چالیس سال میں کبھی دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے چھوڑ دیا۔ تو کیا اب وہ مجھے چھوڑ دے گا؟ ہرگز نہیں۔ سمجھ لو کہ وہ میری مدد کے لئے دوڑا آرہا ہے وہ میرے پاس ہے۔ وہ مجھ میں ہے۔ خطرات ہیں اور بہت ہیں۔ مگر اس کی مدد سے سب دور ہو جائیں گے ...... اور دشمن ہی ذلیل اور شرمندہ ہوگا۔"

(ہفت روزہ فاروق ۱۸ مارچ ۱۹۵۳ء)

یہ اعلان ہونا تھا کہ ہوا کا رُخ پلٹ گیا۔ حکومت کو مجبوراً مارشل لاء لگانا پڑا۔ کیونکہ ان کی اپنی زندگیاں بھی خطرہ میں پڑ گئی تھیں۔ ہزاروں کی تعداد میں بلوائی، فوج کی گولیوں سے ہلاک ہو گئے۔ مودودی صاحب اور نیازی صاحب جو ان فتنوں کے بانی مبانی تھے دونوں کو پھانسی کی سزا ہوئی۔ جو بعد میں معاف کر دی گئی۔ اور قرآن کریم کی اس آیت کا مضمون جماعت احمدیہ پر صادق آیا کہ مَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا کہ جو اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرے گا اس کے لئے مصیبت کے وقت کوئی نہ کوئی راستہ اللہ تعالیٰ نکال دے گا۔

دوسرا حصہ اس آیت کریمہ کا یہ ہے کہ وَیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ۔ کہ اللہ تعالیٰ متقی کو ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے جہاں سے رزق آنے کا گمان بھی نہیں ہوتا۔ چنانچہ دعویٰ کے ابتدائی ایام میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایسے ایسے مقامات سے بذریعہ منی آرڈر روپیہ ملتا رہتا تھا جہاں سے حضور کو روپیہ آنے کی کچھ توقع نہیں ہوا کرتی تھی۔ اور یہ روپیہ ملنے سے قبل حضور کو بذریعہ الہام اللہ تعالیٰ بتا دیتا تھا کہ فلاں مقام سے فلاں نام کا آدمی اتنا روپیہ بھیج رہا ہے۔ اور حضور اس کو غیر مسلموں اور آریوں میں بتا دیتے تھے۔ اور پھر ان آریوں کو مثلاً لالہ ملاوامل صاحب وغیرہ کو ڈاکخانہ بھجوا دیتے تھے۔ اور اس طرح یہ لوگ ان نشانات کے چشمدید گواہ بھی بن جاتے۔

اس کے بعد پھر اللہ تعالیٰ نے اس قدر رزق کی فراوانی عطا فرمائی کہ حضور فرماتے ہیں ؎

لُفَاظَاتُ الْمَوَائِدِ کَانَ اُکُلِیْ
وَصِرْتُ الْیَوْمَ مِطْعَامَ الْاَھَالِیْ

کہ میرا کھانا دسترخوان کے بچے کھچے ٹکڑے ہوا کرتے تھے۔ اور آج کئی خاندان میرے دسترخوان پر کھانا کھاتے ہیں۔ پس قرآن کریم کی آیت وَیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ کی حقیقی مصداق آج صرف اور صرف جماعت احمدیہ ہے کہ مخالفین جماعت کو مٹانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ جماعت کو رزق کی غیبی مدد دیتا چلا جا رہا ہے۔

الحمد للہ علیٰ احسانہٖ

(باقی آئندہ)

دُعائے مغفرت

افسوس! مکرمہ رسول بیگم صاحبہ بیوہ مکرم ماسٹر محمد نثار صاحب مرحوم مورخہ ۲/۵/۸۸ کو بمطابق ۱۵ رمضان المبارک بعمر ۸۷ سال قادیان میں وفات پا گئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون ٥

اسی روز محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے رات ساڑھے دس بجے لنگر خانہ کے صحن میں نماز جنازہ ادا کی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ مرحومہ مسکرا ضلع ہمیر پور یوپی کی متوطن تھیں۔ ۱۹۵۲ء میں اپنے شوہر مکرم ماسٹر محمد نثار صاحب مرحوم کے ہمراہ قادیان آئیں اور زندگی کا نصف سے زائد عرصہ یہیں گزارا۔ آپ نیک، پابند صوم و صلوٰۃ، باہمت اور دُعاگو خاتون تھیں۔ آپ کی اولاد میں سے تین بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں! مکرم عبدالرحیم صاحب مسکرا یوپی۔ مکرمہ فاطمہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مستری منظور احمد صاحب درویش قادیان۔ مکرم سلیم احمد صاحب ناصر قادیان۔ مکرمہ فیروزہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم منظور علی صاحب فوٹوگرافر سابق درویش حال مقیم کراچی۔ مکرمہ منصورہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مبارک احمد صاحب آف کراچی۔ مکرم ڈاکٹر وسیم احمد صاحب فریدی علیگڑھ اس وقت آپ کی نشانی کے طور پر موجود ہیں۔ باوجود پیرانہ سالی کے چلتی پھرتی تھیں۔ ۲۷ اپریل بمطابق ۱۰ رمضان کو مرحومہ کو شدید حملہ ہوا جس کا ہر ممکن علاج کیا گیا۔ مگر حالت روز بروز بگڑتی چلی گئی۔ تا آنکہ خدا کی تقدیر غالب آئی۔ اور ۱۵ رمضان المبارک کو وفات پا گئیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام پر فائز فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(ادارہ)

قرآن مجید سے حضرت بانئ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا تعلق اور عشق

از مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی ایڈیشنل ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

یہ ایک حقیقت ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزند اور کامل ظل تھے۔ اور آپ کی مبارک زندگی خدمت دین اور اشاعت قرآن و اسلام کے لئے وقف تھی آپ کو قرآن مجید سے ایک غیر معمولی محبت اور عشق تھا۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ پر قرآن مجید کے حقائق و معارف کو منکشف فرمایا تھا۔ حضور اسلام کو ایک زندہ دین، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک زندہ رسول، اور قرآن مجید کو ایک زندہ کتاب کی حیثیت میں دنیا کے سامنے پیش فرماتے تھے۔ کیونکہ ان کے روحانی برکات و ثمرات قیامت تک کے لئے جاری و ساری ہیں۔ چنانچہ حضور بڑی تحدی کے ساتھ فرماتے ہیں کہ:-

الف "... آسمان کے نیچے اعلیٰ اور اکمل طور پر زندہ رسول صرف ایک ہے۔ یعنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس ثبوت کے لئے خدا نے مجھے مسیح کر کے بھیجا ہے جس کو شک ہو وہ آرام اور آہستگی سے مجھ سے یہ اعلیٰ زندگی ثابت کرا لے اگر میں نہ آیا ہوتا تو کچھ عذر بھی ہوتا مگر اب کسی کے لئے عذر کی جگہ نہیں کیونکہ خدا نے مجھے بھیجا ہے کہ میں اس بات کا ثبوت دوں کہ زندہ کتاب قرآن ہے اور زندہ دین اسلام ہے اور زندہ رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں دیکھو میں آسمان اور زمین کو گواہ کر کے کہتا ہوں یہ باتیں سچ ہیں اور خدا وہی ایک خدا ہے جو کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ میں پیش کیا گیا ہے۔ اور زندہ رسول وہی ایک رسول ہے جس کے قدم پر نئے سرے سے دنیا زندہ ہو رہی ہے۔ نشان ظاہر ہو رہے ہیں برکات ظہور میں آ رہے ہیں غیب کے چشمے کھل رہے ہیں پس مبارک وہ جو اپنے تئیں تاریکی سے نکال لے۔"

(لیکچر زندہ رسول)

ب:- حضور نے واشگاف الفاظ میں اپنی جماعت کو یہ تعلیم دی کہ:-

"نجات یافتہ کون ہے؟ وہ جو یقین رکھتا ہے جو خدا سچ ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہیں اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے اور نہ قرآن کے ہم مرتبہ کوئی اور کتاب ہے اور کسی کے لئے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے۔ مگر یہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کے لئے زندہ ہے۔"

(کشتی نوح ص ۱۳)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قرآن مجید سے انتہائی عشق کا تعلق تھا حضور کثرت سے اس کی تلاوت فرماتے اور اس کے مضامین پر غور فرمایا کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے بھی اپنے خاص فضل و کرم سے آپ پر اس کے حقائق و معارف کھولے تھے چنانچہ آپ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی گئی اس برکت کو تحدی کے رنگ میں پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"جو دینی و قرآنی معارف و حقائق و اسرار مع لوازم بلاغت و فصاحت کے میں لکھ سکتا ہوں دوسرا ہرگز نہیں لکھ سکتا اگر ایک دنیا جمع ہو کر میرے اس امتحان کیلئے آوے تو مجھے غالب پائے گی"

(ایام الصلح ص ۱۵۹)

نیز فرماتے ہیں:-

"میرے مخالف کسی سورت قرآنی کی بالمقابل تفسیر بناویں یعنی روبرو ایک جگہ بیٹھ کر بطور فال قرآن شریف کھولا جاوے اور پہلی سات آیتیں جو نکلیں ان کی تفسیر میں بھی عربی میں لکھوں اور میرا مخالف بھی لکھے پھر اگر میں حقائق و معارف کے بیان کرنے میں صریح غالب نہ رہوں تو پھر بھی میں جھوٹا ہوں۔"

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۳۰)

چنانچہ آپ نے اعجاز مسیح میں عربی زبان میں سورہ فاتحہ کی تفسیر لکھی اور مخالفین کو پانچ سو روپیہ کا انعامی چیلنج دیا کہ مدت مقررہ میں اس کا جواب لکھو اور ساتھ ہی پیشگوئی بھی فرما دی کہ ایسا کوئی نہیں کر سکے گا اور عملاً کوئی بھی مقابل پر تفسیر نہ لکھ سکا اور یہ امر آپ کی صداقت کی ایک روشن دلیل ہے۔

قرآن مجید کے حسن و جمال کا تذکرہ کرتے ہوئے منظوم کلام میں فرماتے ہیں۔

الف:-

جمال و حسن قرآں نور جان ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے
نظیر اس کی نہیں جمتی نظر میں فکر کر دیکھا
بھلا کیونکر نہ ہو یکتا کلام پاک رحماں ہے
بہار جاوداں پیدا ہے اس کی ہر عبارت میں
نہ وہ خوبی چمن میں ہے نہ اس سا کوئی بستاں ہے
کلام پاک یزداں کا کوئی ثانی نہیں ہرگز
اگر لولوئے عماں ہے وگر لعل بدخشاں ہے

ب:-

کہتے ہیں حسن یوسف دلکش بہت تھا لیکن
خوبی و دلبری میں سب سے سوا یہی ہے
یوسف تو سن چکے ہو اک چاہ میں گرا تھا
یہ چاہ سے نکالے جس کی صدا یہی ہے

ج:-

از نور پاک قرآں صبح صفا دمیدہ
بر غنچہ ہائے دلہا باد صبا وزیدہ
ایں روشنی و لمعاں شمس الضحیٰ ندارد
ویں دلبری و خوبی کس در قمر ندیدہ
یوسف بقعر چاہے محبوس ماند تنہا
ایں یوسفے کہ تنہا از چاہ برکشیدہ

یعنی قرآن پاک کے نور سے صبح روشن ہو گئی ہے اور دلوں کے غنچوں پر باد صبا چلی ہے قرآن مجید جیسی روشنی سورج میں بھی نہیں ہے اور نہ ہی جیسی خوبی و دلبری کسی نے چاند میں دیکھی ہو حضرت یوسفؑ تو کنوئیں میں اکیلے ہی قید تھے مگر ہمارا قرآن تو وہ یوسف ہے کہ وہ اکیلا ہی کنوئیں میں گرنے والوں کو باہر نکالتا ہے

اسی طرح قرآن مجید کے اوصاف حمیدہ کا ذکر کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں۔

نور فرقاں ہے جو سب نوروں سے اجلیٰ نکلا
پاک وہ جس سے یہ انوار کا دریا نکلا
حق کی توحید کا مرجھا ہی چلا تھا پودا
ناگہاں غیب سے یہ چشمۂ اصفیٰ نکلا
یا الٰہی تیرا فرقاں ہے کہ اک عالم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا
کس سے اس نور کی ممکن ہو جہاں میں تشبیہ
وہ تو ہر بات میں ہر وصف میں یکتا نکلا

حضور علیہ السلام کے دل میں یہ شدید خواہش اور تڑپ تھی کہ قرآن مجید کے علوم کی دنیا میں خوب اشاعت ہو اور اس کے حسن و جمال کی روشنی سے دنیا منور ہو چنانچہ حضور کی اس خواہش کا اظہار حضور کے اس کلام سے ہوتا ہے

دردا کہ حسن صورت فرقاں عیاں نماند
آں خوبیاں کہ اثر عارفاں نماند
صد بار رقص ہا کنم از خرمی اگر
بینم کہ حسن و دلکش فرقاں نہاں نماند
اے بے خبر بخدمت فرقاں کمر بہ بند
زاں پیشتر کہ بانگ برآید فلاں نماند

کہ ہائے افسوس کہ آج قرآن مجید کا حسن دنیا پر ظاہر نہیں وہ خود تو روشن عیاں ہے مگر عارفوں کا اثر نہیں میں تو ہزار بار خوشی سے اچھلوں اگر دیکھ لوں کہ قرآن مجید کا حسن ظاہر ہو گیا پس اے بے خبر انسان قرآن مجید کی خدمت پر کمر بستہ ہو جا پیشتر اس کے کہ تو دنیا سے رخصت ہو جائے اور اعلان ہو کہ فلاں شخص اب دنیا میں نہیں رہا اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح رنگ میں قرآن کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

درخواست ہائے دعا

۱- مکرم شریف احمد صاحب آف پٹنہ اعانت بدر میں مبلغ ۲۳؍ روپے ادا کرتے ہوئے اپنی اور اپنے اہل و عیال کی صحت و سلامتی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے۔

۲- مکرم شہزادہ پرویز صاحب کلکتہ اپنی والدہ اور اہل و عیال کی صحت و سلامتی نیز کاروبار میں ترقی کے لئے قارئین سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(ادارہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خدمت قرآن

از مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ لو کان القرآن معلقا بالثریا لنالہ رجل من فارس۔

کہ اگر قرآن مجید اہل دنیا کے قلوب سے مفقود ہو کر ثریا ستارے پر بھی چلا جائے گا تو رجل فارس میں سے ایک شخص دوبارہ اسے اہل ارض کے قلوب میں جاگزیں کرے گا۔

سورہ جمعہ کی آیت واخرین منھم لما یلحقوا بھم کی تفسیر کرتے ہوئے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے آخرین میں مبعوث ہونے والے شخص کے متعلق فرمایا کہ رجل فارس سے مراد مسیح موعود ہے اور اس کا منصب یہ ہوگا کہ وہ ایمان اور قرآن کی مکمل حفاظت کرنے والا ہوگا۔ گویا کہ اس حدیث میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے امام مہدی و مسیح موعود کے زمانہ میں ایک طرف قرآن مجید کی حالت بیان فرمائی کہ مسلمان اسے بھلا دیں گے اور دوسری طرف امام مہدی علیہ السلام کی صداقت کی ایک دلیل بیان فرمائی کہ ایسے وقت میں جو شخص قرآن مجید کی خدمت سرانجام دے گا اور تم دیکھو گے کہ معارف قرآنیہ اس پر جاری ہوں گے تو سمجھو کہ وہ امام مہدی ہے!

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی امام مہدی و مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں قرآن مجید کی جو حالت ہو گئی تھی ذیل کی چند سطور میں اس کا ذکر کیا جاتا ہے

۱۔ قرآن مجید کے صرف ظاہری الفاظ پڑھے جاتے تھے اس کے معانی مطالب پر غور و فکر کا سلسلہ بند تھا۔

۲۔ صرف قسم کھانے کے لئے قرآن مجید ضروری سمجھا جاتا تھا۔

۳۔ علماء قرآن مجید کی بعض آیات کو منسوخ سمجھتے تھے جس سے قرآن مجید کی آیات پر اعتبار اٹھ چکا تھا

۴۔ جس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعویٰ کیا اس وقت مسلمان مفسرین بھی یہ سمجھتے تھے کہ قرآن مجید بھی شیطانی دست برد سے پاک نہیں اور اس کی دلیل کے طور پر یہ آیت پیش کی جاتی تھی کہ وما ارسلنا من قبلک من رسول ولا نبی الا اذا تمنی القی الشیطن فی امنیتہ (حج رکوع ۷) اور کہا جاتا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایک دفعہ سورہ نجم کی آیات پڑھ رہے تھے کہ بعض آیات شیطان نے آپ کی زبان مبارک پر جاری کر دیں نعوذ باللہ من ذالک۔

۵۔ بعض لوگ احادیث کو قرآن پر قاضی مانتے تھے۔

۶۔ بعض قرآن مجید میں تقدیم و تاخیر مانتے تھے۔

۷۔ بعض نے کہا کہ قرآن مجید ایک بے ربط کلام ہے۔

۸۔ بعض مفسرین نے قرآن کریم کے عقائد میں تبدیلی کر دی تھی مثلاً حیات مسیح اور انبیاء علیہم السلام پر اتہامات لگائے۔

یہ تو وہ اعتراضات تھے جو کہ عام مسلمان اور علماء حتی کہ بعض مفسرین بھی قرآن مجید سے متعلق کرتے تھے۔ لیکن وہ اعتراضات و الزامات جو غیر قومیں مسلمانوں کی کمزوری کو محسوس کر کے قرآن مجید پر لگاتی تھیں۔ وہ اس سے کہیں زیادہ اور دل ہلا دینے والے تھے۔ جن کو پڑھنے اور سننے سے کلیجہ منہ کو آتا ہے۔

سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود مہدی موعود علیہ السلام نے اپنے دعویٰ سے قبل اس بات کو اچھی طرح بھانپ لیا تھا کہ غیر تو غیر خود مسلمانوں کے دلوں سے قرآن مجید کی اہمیت و عظمت کا احساس قریباً ختم ہو چکا ہے چنانچہ آپ نے ایک کتاب براہین احمدیہ تصنیف فرمائی۔ جس میں عیسائیوں آریوں اور برہمنوں اور دیگر مذاہب والوں کو چیلنج دیا کہ میں اپنی اس کتاب میں قرآن مجید کی خوبیاں اور اس کی صداقت کے دلائل لکھتا ہوں۔ اگر کسی بھی مذہب والے میں جرأت ہو تو وہ اپنی الہامی کتاب سے اس کی اتنی ہی خوبیاں بیان کرے اگر اتنی نہیں تو نصف اگر نصف نہیں تو تہائی یا چوتھائی اور اگر اسے لکھنے کی بھی جرأت نہ ہو تو پانچواں حصہ ہی لکھ دے اور اگر پانچواں حصہ خوبیاں بھی اپنی الہامی کتاب کی نہیں لکھ سکتا۔ تو یہ دلائل جو میں نے قرآن مجید کی حقانیت اور اس کی صداقت کے لکھے ہیں انہیں نمبر وار توڑ دے ایسے شخص کو میں اپنی جدی جائیداد بحق گورنمنٹ دس ہزار روپے دے دوں گا۔ لیکن یہ چیلنج آج بھی قائم ہے کسی بھی اہل مذہب کو اسے قبول کرنے کی جرأت نہیں۔

اس کتاب کو دیکھ کر جہاں دیگر اہل مذاہب پر قرآن مجید کی صداقت کا رعب پڑا وہاں مسلمانوں کی بھی آنکھیں کھل گئیں۔ چنانچہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی جو بعد میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے شدید مخالف بلکہ معاند ہو گئے تھے بھی اس کتاب پر اپنے رسالہ "اشاعۃ السنۃ" میں ایک ریویو لکھا جو پڑھنے کے قابل ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن مجید کی عظیم الشان خدمات سرانجام دیں ان میں سے ایک خدمت یہ تھی کہ آپ نے اپنی جماعت کے اندر قرآن مجید کے مطالب معانی اور اس کی گہرائیوں میں جانے کا ایک ایسا جوش پیدا کیا جس سے دیگر مسلمان آج تک محروم ہیں آپ نے قرآن مجید سے ناسخ منسوخ کے سلسلہ کو ختم کیا اور ثابت کیا کہ قرآن مجید کی ایک آیت تو درکنار ایک حرف یا شعشہ تک منسوخ نہیں

۰۔ آپ نے ثابت کیا کہ قرآن مجید تمام کا تمام الہام ربانی ہے اور اس میں شیطان کو کوئی دخل نہیں

۰۔ آپ نے ثابت کیا کہ قرآن مجید حدیث سے افضل ہے کیونکہ قرآن مجید خدا کا کلام ہے اور حدیث رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام ہے جس میں بعض مفاد پرستوں نے اپنے مطالب بھی داخل کر لئے ہیں لہذا جو حدیث قرآنی تعلیم کے مطابق ہو قابل تسلیم ہے۔

۰۔ آپ نے ثابت کیا کہ قرآن مجید نہایت جامع و مانع اور فصیح و بلیغ کلام ہے۔

۰۔ آپ نے ثابت کیا کہ قرآن مجید ایک ایسی زبان میں نازل ہوا ہے جو کہ ام الالسنہ ہے (اس بات کو واضح کرنے کے لئے حضور علیہ السلام نے ایک کتاب منن الرحمن تصنیف فرمائی) لہذا ام الالسنہ میں نازل ہونے والا کلام ہی عالمگیر ہو سکتا ہے۔

۰۔ آپ نے ثابت کیا کہ قرآنی معارف جو اب سے پہلے تک مفسرین کرام نے بتائے ہیں وہ حرف آخر نہیں ہیں بلکہ زمانے کی ترقیات کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ اپنے کلام کے لئے نئے نئے معارف بیان کرتا چلا جائے گا۔ اور ایسے معارف خدا تعالیٰ کے نیک بندوں پر کھلتے چلے جائیں گے جبکہ دنیوی علوم آئے دن نئے سے نئے ظاہر ہوتے رہتے ہیں تو پھر کیا کلام الہی ہی ایک ایسی ردی چیز ہے جو گزشتہ زمانہ تک ہی محدود ہو کر رہ گئی ہو

۰۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بھی ثابت کیا کہ قرآن مجید میں ایسی پیشگوئیوں کا ذکر ہے جو کہ آج کے ہمارے اس دور میں پوری ہو رہی ہیں اور بعض آئندہ پوری ہونگی یہ وہ آیات تھیں جو آپ سے قبل کے علماء و مفسرین جنہیں قیامت پر محمول کرتے تھے

۰۔ آپ نے ثابت کیا کہ قرآن مجید میں کوئی دعویٰ بلا دلیل نہیں ہے

۰۔ آپ نے ثابت کیا کہ انسانی عقل کوئی بھی شبہ یا وسوسہ قرآنی تعلیم کے متعلق پیش کرے تو خود اس کا جواب قرآن مجید میں بیان ہوا ہے

۰۔ آپ نے ثابت کیا کہ چونکہ قرآن مجید موجودہ اور آئندہ تمام زمانوں کی سماجی معاشی اقتصادی سیاسی تعلیمی تربیتی اخلاقی تہذیبی تمدنی اور معاشرتی ضروریات کو پورا کرنا ہے لہذا قرآن مجید باقی تمام کتب سماویہ کے مقابل پر افضل دائمی و برتر ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن مجید کی جو عظیم خدمات سرانجام

دی ہیں اور آپ کی بیش قیمت کتب ہیں آج بھی محفوظ ہیں اور جنہیں آپ کے بعد آنے والے خلفاء کرام نے دنیا کے سامنے ببانگ دہل پیش کر کے اہل دنیا سے قرآن کا لوہا منوایا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قرآن مجید سے جو عشق اور محبت تھی آپکے اس شعر سے صاف عیاں ہے ؎

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

آج جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلفاء کرام کی زیر قیادت قرآن مجید کے تراجم شائع کر کے عظیم الشان خدمت تبلیغ و تربیت سرانجام دے رہی ہے چنانچہ دنیا کی کثیر معروف زبانوں میں جماعت احمدیہ قرآن کریم کے تراجم شائع کر چکی ہے اور باقی زبانوں میں شائع کرنا زیر کاروائی ہے و ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء تفسیر قرآن کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ کے دوسرے خلیفہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب رضی اللہ عنہ نے تفسیر کبیر لکھ کر جو عظیم کارنامہ خدمت قرآن کا سرانجام دیا ہے وہ کس سے مخفی ہے؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"قرآن شریف جو آنحضرت صلعم کے اتباع کا مدار علیہ ہے ایک ایسی کتاب ہے جس کی متابعت سے اس جہان میں آثار نجات کے ظاہر ہو جاتے ہیں کیونکہ وہی کتاب ہے جو دونوں طریق ظاہری و باطنی کے ذریعہ نفوس ناقصہ کو مرتبہ تکمیل پہنچاتی ہے اور شکوک و شبہات سے خلاصی بخشتی ہے ظاہری طریق سے اس طرح کہ بیان اس کا ایسا جامع دقائق و حقائق ہے کہ جس قدر دنیا میں ایسے شبہات پائے جاتے ہیں کہ جو خدا تک پہنچنے سے روکتے ہیں جن میں مبتلا ہو کر صدہا جھوٹے فرقے پھیل رہے ہیں اور صدہا طرح کے خیالات باطلہ گمراہ لوگوں کے دلوں میں جم رہے ہیں سب کا رد معقولی طور پر اس میں موجود ہے اور جو جو تعلیم حقہ اور کاملہ کی روشنی موجودہ زمانہ کے لئے درکار ہے وہ سب آفتاب کی طرح اس میں چمک رہی ہے۔ اور تمام امراض نفسانی کا علاج اس میں مندرج ہے اور تمام معارف حقہ کا بیان اس میں بھرا ہوا ہے اور کوئی دقیقہ علم الٰہی نہیں جو آئندہ کسی وقت ظاہر ہو سکتا ہے۔ اور اس سے باہر رہ گیا ہو اور باطنی طریق سے اس طور پر کہ اس کی کامل متابعت دل کو ایسا صاف کر دیتی ہے کہ انسان اندرونی آلودگیوں سے بالکل صاف ہو کر حضرت اعلیٰ سے اتصال پکڑ لیتا ہے اور انوار قبولیت اس پر وارد ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ اور عنایات الٰہیہ اس قدر اس پر احاطہ کر لیتی ہیں۔ کہ جب وہ مشکلات کے وقت دعا کرتا ہے تو کمال رحمت اور عطوفت سے خداوند کریم اس کا جواب دیتا ہے .... اور انس اور شوق کی ایک ایسی پاک لذت اس کو عطا کی جاتی ہے کہ جو اس کے سخت نفسانی زنجیروں کو توڑ کر اس دخانستان سے باہر نکال کر محبوب حقیقی کی ٹھنڈی اور دلآرام ہوا سے اس کو ہر دم اور ہر لحظہ تازہ زندگی بخشتا ہے۔"

براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۳۰۰-۲۹۹
(حاشیہ در حاشیہ)

اعلانات نکاح
و تقاریب شادی و رخصتانہ

(۱) ـــــ مورخہ ۲ ۶/۸۸ کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے خاکسار کے برادر نسبتی مکرم چوہدری منصور احمد صاحب ابن مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب مرحوم آف لکھنؤ کا نکاح عزیزہ نکہت ہاشمی صاحبہ بنت مکرم ممتاز احمد صاحب ہاشمی آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان کے ہمراہ ۱۵۰۰۰/- روپے حق مہر پر پڑھا مکرم منصور احمد صاحب نے اس خوشی کے موقع پر مبلغ ۱۰ روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں جزاہ اللہ۔

(مظفر احمد اقبال مینیجر اخبار بدر)

(۲) ـــــ مورخہ ۲۴ ۵/۸۸ کو مکرم مولوی عبدالسلام صاحب انور مبلغ سلسلہ احمدیہ رشی نگر نے مکرم غلام حسن صاحب گنائی ابن مکرم غلام رسول صاحب گنائی ساکن رشی نگر کشمیر کا نکاح مکرمہ گلشن آراء صاحبہ بنت مکرم عبدالغفار صاحب گنائی کے ساتھ مبلغ ۱۰۰۰۰/- روپے حق مہر پر پڑھا۔ اس خوشی کے موقع پر مکرم عبدالغفار صاحب گنائی نے مبلغ دس روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں جزاہ اللہ۔

(۳) ـــــ مورخہ ۲۷ ۵/۸۸ کو مکرم بشیر الدین خان صاحب معلم وقف جدید تاراکوٹ نے مکرم آفتاب الدین احمد خان صاحب ولد نصیر الدین خان صاحب مرحوم بروڈا کی ضلع کٹک کا نکاح عزیزہ امۃ الحئی بیگم صاحبہ بنت مکرم شمس الدین خان صاحب معلم وقف جدید ملہری پڑا کے ہمراہ ۳۰۰۰/- روپے حق مہر پر پڑھا۔ اس خوشی کے موقع پر مکرم شمس الدین خان صاحب نے مبلغ ۱۰ روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ جزاہ اللہ

(۴) ـــــ مورخہ ۲ ۶/۸۸ کو مکرم مولوی شرافت احمد خان صاحب مبلغ سلسلہ نے مکرم عبدالغنی خان صاحب ابن مکرم عبدالمطلب خان صاحب صدر جماعت احمدیہ کیرنگ کا نکاح مکرمہ ساجدہ پروین صاحبہ بنت مکرم گل محمد شاہ صاحب آف بھدرک ضلع بالاسور کے ساتھ مبلغ ۱۳۵۵۵/- روپے حق مہر پر پڑھا اس خوشی کے موقع پر مکرم گل محمد شاہ صاحب نے مبلغ ۱۰ روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں جزاہ اللہ خیرا۔

(۵) ـــــ مورخہ ۱۲ ۴/۸۸ کو مکرم مولوی سید آفتاب احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے مکرم شیخ محمد احمد صاحب ولد مکرم شیخ غلام مسیح صاحب آف بھدرک اڑیسہ کا نکاح عزیزہ منورہ خانم سلمہا بنت مکرم ملک شریف احمد صاحب آف پٹنہ کے ساتھ مبلغ پندرہ ہزار روپے حق مہر پر اور مکرم مظفر احمد صاحب ابن مکرم منظور احمد صاحب آف بلاری بھاگلپور کا نکاح عزیزہ ناصرہ شاہین سلمہا بنت مکرم ملک شریف احمد صاحب آف پٹنہ کے ساتھ مبلغ پندرہ ہزار روپے حق مہر پر بمقام آڑیا ضلع مونگیر (بہار) پڑھا۔ ازاں بعد تقریب شادی و رخصتانہ عمل میں آئی۔ اس خوشی کے موقع پر مکرم ملک شریف احمد صاحب نے مبلغ ۵۰ روپے اعانت بدر اور ۵۰ روپے شکرانہ فنڈ میں ادا کئے ہیں۔ جزاہ اللہ۔

(۶) ـــــ مورخہ ۲۴ ۶/۸۸ کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے مکرم اسماعیل احمد صاحب ابن مکرم مولوی خورشید احمد صاحب پربھاکر قادیان کا نکاح عزیزہ صبیحہ پارہ سلمہا اللہ تعالےٰ بنت مکرم محمد معز اللہ صاحب آف لودھی پور شاہجہانپور (یوپی) کے ساتھ مبلغ ۶۶۶۶/- روپے حق مہر پر پڑھا۔ اور دعا کرائی۔ مورخہ ۲۶ ۶/۸۸ کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں تقریب شادی پر دعا ہوئی۔ ۲۸ ۶/۸۸ کو بارات شاہجہانپور پہنچی۔ اور مکرم عبدالواحد صاحب قریشی کے مکان پر رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ اگلے روز بارات قادیان پہنچی مورخہ ۱ ۷/۸۸ کو مکرم مولوی خورشید احمد صاحب پربھاکر نے اپنے بیٹے کی شادی کی خوشی میں دعوت ولیمہ کا انتظام احاطہ لنگر خانہ میں ـــــ ۲۶

۲۶ ـــــ کیا جس میں ساڑھے تین صد مرد و زن نے شرکت کی اس خوشی کے موقع پر مکرم اسماعیل احمد صاحب نے ۵۰/- روپے اعانت بدر و شکرانہ فنڈ میں ادا کئے ہیں۔ قارئین بدر سے ان رشتوں کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ادارہ)

درخواست دعا: محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ کلکتہ اعانت بدر میں ۲۰۱ ادا کرتے ہوئے اپنے شوہر اور بچوں کی صحت و سلامتی کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔

(۹۷/۵)

مختلف جماعتوں میں جلسہ ہائے یوم خلافت کا بابرکت انعقاد

•۔ مکرم مولوی عبد الحلیم صاحب مبلغ بھوبنیشور تحریر فرماتے ہیں کہ ۴ر جون کو مسجد احمدیہ بھوبنیشور میں مکرم سید عبد السلام صاحب کی صدارت میں جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مقررین نے خلافت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ اجتماعی دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

•۔ مکرم مولوی برہان احمد صاحب ظفر مبلغ بمبئی تحریر فرماتے ہیں کہ ۲۹ر مئی کو مکرم غلام محمود صاحب پانچوری امیر جماعت کی صدارت میں الحق بلڈنگ بمبئی میں جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ تلاوت و نظم کے بعد مقررین نے خلافت کی اہمیت و ضرورت پر روشنی ڈالی۔ اس موقعہ پر بک سٹال بھی لگایا گیا تھا۔ بعد دعا جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہترین نتائج برآمد فرمائے۔

•۔ مکرم محمد عبد اللہ صاحب استاد قائد مجلس خدام الاحمدیہ گلبرگہ تحریر فرماتے ہیں کہ ۳ر جون کو گلبرگہ میں جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ یہ جلسہ مکرم عبد الحکیم صاحب قریشی کی زیر صدارت ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد مقررین نے خلافت کی اہمیت اور ضرورت پر روشنی ڈالی بعد دعا جلسہ برخاست ہوا۔

•۔ مکرم محمد رئیس الدین صاحب صدیقی نائب سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ کانپور رقمطراز ہیں کہ ۷ر جون کو کانپور میں جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مقررین نے خلافت کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ بعد دعا جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

•۔ مکرم محمد یوسف صاحب قریشی سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ حیدرآباد تحریر فرماتے ہیں کہ حیدرآباد میں بمقام احمدیہ جوبلی ہال ۲۹ر مئی کو جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ یہ جلسہ مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ حیدرآباد کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم خوانی کے بعد مقررین نے خلافت کی اہمیت اور ضرورت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ اجتماعی دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

•۔ محترمہ امۃ الرؤف شیخ صاحبہ قادیان سے اطلاع دیتی ہیں کہ مورخہ ۲۹ مئی کو نصرت گرلز سکول میں محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظمیں جلسہ میں پڑھی گئیں۔ مکرمہ عقیلہ عصمت صاحبہ۔ مکرمہ مظفرہ تحسینہ صاحبہ اور مکرمہ مبارکہ شاہین صاحبہ کی تقاریر ہوئیں۔ صدارتی خطاب اور دعا پر جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

•۔ مکرمہ سنجیدہ خاتون صاحبہ سیکرٹری تعلیم شاہجہانپور تحریر کرتی ہیں کہ ۲۸ مئی کو زیر صدارت محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ میرے مکان پر جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید، نظم اور صدارتی خطاب کے بعد محترمہ ناہید مریم صاحبہ محترمہ آفریدہ حمیدہ صاحبہ مکرمہ مہ پارہ صاحبہ مکرمہ حمیدہ خاتون صاحبہ نے تقاریر کیں۔ ترانہ پڑھا گیا۔ خاکسار کی طرف سے تواضع کی گئی بعد دعا اجلاس برخاست ہوا۔

•۔ سکندرآباد سے محترمہ فرحت الزادین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ تحریر فرماتی ہیں کہ ۲۷ر مئی کو خاکسار کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت کا انعقاد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات سنائے گئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کی سیرت اور خلافت کے بابرکت نظام کے متعلق متعدد مضامین پڑھے گئے۔ بعدہ محترمہ اعظم النساء صاحبہ صوبائی صدر آندھرا پردیش لجنہ اماء اللہ نے برکات خلافت اور ہماری ذمہ داریاں کے عنوان پر تقریر کی صدارتی تقریر اور دعا پر اجلاس برخاست ہوا۔

•۔ محترمہ امۃ النعیم بشیر صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ حیدرآباد تحریر فرماتی ہیں کہ محترمہ اعظم النساء صاحبہ صوبائی صدر لجنہ اماء اللہ کی زیر صدارت ۲۳ر مئی کو احمدیہ جوبلی حال میں مشترکہ طور پر جلسہ یوم خلافت منایا گیا۔ تلاوت قرآن کریم اور عہد دہرانے اور نظم خوانی کے بعد محترمہ محمودہ اکبر صاحبہ نے احادیث ترجمہ سے پڑھیں۔ محترمہ زاہدہ بانو صاحبہ نے عربی قصیدہ سنایا۔ خاکسار نے برکات خلافت کے عنوان پر تقریر کی دیگر ممبرات نے بھی مختلف عنوانات پر تقاریر کیں۔ صدارتی خطاب اور دعا پر اجلاس برخاست ہوا۔

•۔ محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بنگلور تحریر فرماتی ہیں کہ خاکسار کی تلاوت قرآن کریم سے جلسہ یوم خلافت کا آغاز ہوا۔ عزیزہ مریم صدیقہ صاحبہ نے "خلیفہ خدا بناتا ہے" کے عنوان پر مضمون پڑھا۔ محترمہ اقبال النساء صاحبہ نے "قدرت ثانیہ کا ظہور" عزیزہ فضل النساء صاحبہ نے مقام خلافت پر روشنی ڈالی۔ محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ نے بھی تقریر کی۔ صدارتی تقریر اور دعا پر اجلاس برخاست ہوا۔

•۔ محترمہ عطیہ عبد اللہ صاحبہ یادگیر سے تحریر فرماتی ہیں کہ ۳ر جون کو مسجد احمدیہ یادگیر میں جلسہ یوم خلافت منایا گیا لجنہ اور ناصرات کا مشترکہ جلسہ تھا جلسہ کی صدارت محترمہ صبیحہ نثار صاحبہ نائب صدر لجنہ اماء اللہ نے کی محترمہ عزیزہ سلطانہ اور عزیزہ شہناز بیگم۔ محترمہ مالن بی بی صاحبہ اور خاکسار نے برکات خلافت کے عنوان پر تقاریر کیں۔ عزیزہ نصرت نے نظم پڑھی محترمہ مبارکہ سلیم صاحبہ نے حضور ایدہ اللہ کے خطبہ جمعہ سے بعض اہم اقتباسات سنائے صدارتی تقریر اور دعا پر اجلاس برخاست ہوا۔

•۔ بانسرو بنگال سے محترمہ منورہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ تحریر فرماتی ہیں کہ جلسہ یوم خلافت بہت اچھی طرح سے منایا گیا خاکسار کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم اور نظم سے جلسہ کا آغاز ہوا خلافت کے متعلق مضامین پڑھے گئے ممبرات نے اچھی طرح سے اجلاس کی کارروائی سماعت فرمائی۔ غیر احمدی مستورات مخالفت کی وجہ سے شریک نہ ہوئیں۔ صدارتی خطاب اور دعا کے بعد اجلاس بخیر وخوبی انجام پذیر ہوا۔

•۔ شیموگہ سے مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے رپورٹ ملی ہے کہ مجلس کی طرف سے ۲۹ مئی کو جلسہ یوم خلافت منایا گیا۔ خلافت کے متعلق متعدد عناوین پر تقاریر ہوئیں۔ نظمیں پڑھی گئیں بالآخر قائد صاحب کی صدارتی تقریر اور دعا پر اجلاس برخاست ہوا۔

دعائے مغفرت

افسوس! مکرم محمد شہاب الدین صاحب ثاقب آف کلکتہ مورخہ ۱۵ر ۱۶ر مئی کی درمیانی شب کو اچانک حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال کر گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم مکرم محمد شمس الدین صاحب مرحوم سابق امیر جماعت احمدیہ کلکتہ کے بڑے بیٹے تھے اپنے طالب علمی کا زمانہ قادیان میں گزارا میٹرک کرنے کے بعد اپنی زندگی وقف کر دی اور حضرت مصلح موعودؓ کے ارشاد پر ملٹری میں بھرتی ہو گئے ۱۹۵۳ء میں ریٹائرڈ ہونے پر کلکتہ میں ہی مختلف کارخانوں میں بحیثیت منیجر کام کیا ۱۹۸۴ء میں فالج کا حملہ ہونے پر کلکتہ کی مشہور کمپنی BANI TYRES سے منیجر کی پوسٹ سے ریٹائر ہوئے مرحوم بچپن سے ہی ارکان اسلام کے بہت پابند تھے اپنے اسپورٹس مین ہونے کے علاوہ تبلیغ کے فن میں بھی ماہر تھے اور اس کا بہت شوق رکھتے تھے عیسائی اور بہائی لوگ آپ سے مقابلہ کرنے سے خوف کھاتے تھے۔ آپ کا اکثر وقت مسجد میں ہی گذرتا تھا گھر پر صرف کھانا کھانے کے لئے جاتے تھے مرحوم ملنسار خوش مزاج، اپنے پرائیوں کا غم بانٹنے والے اور ہر ایک کے دکھ سکھ میں شریک ہونے والے تھے

آپ نے پینسٹھ سال کے قریب عمر پائی بوقت وفات اپنے پیچھے سوگوار بیوہ کے علاوہ دو لڑکے اور دو لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں جگہ دے نیز پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور حافظ و ناصر ہو آمین

(ادارہ)

شاہراہِ غلبۂ اسلام پر

ہماری کامیاب تبلیغی و تربیتی مساعی

لجنہ اماء اللہ موسیٰ بنی مائنز کی مساعی

مکرمہ شوکت بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ موسیٰ بنی مائنز (بہار) لکھتی ہیں۔ کہ رمضان المبارک میں درس و تدریس کے علاوہ تین مرتبہ تربیتی اجلاس منعقد کئے گئے۔ جس میں غیر احمدی مستورات کو بھی شرکت کی دعوت دی گئی۔ تین غیر احمدی خواتین نے احمدیہ مسجد میں نمازِ عید ادا کی۔ اس ماہِ مبارک میں بکثرت صدقہ و خیرات کیا گیا۔ ایک خاتون نے تمام روزہ داروں کے افطار کا انتظام کیا۔ فجزاھا اللہ تعالیٰ

جماعت احمدیہ کانپور (یوپی) کا مثالی وقارِ عمل

مکرم محمد رئیس صاحب صدیقی قائد مجلس خدام الاحمدیہ تحریر کرتے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ کانپور نے گنگا کو گھاٹ پر لانے کے لیے گپت ار گھاٹ میں اجتماعی وقارِ عمل کیا جس میں ۴۵ افراد جماعت نے دو گھنٹہ تک کھدائی کی۔ اس سلسلہ میں دو ہندی اخبارات میں بھی تشہیر کی گئی۔ اور ہزاروں افراد تک پیغام حق پہنچایا گیا۔

لجنہ اماء اللہ بھدرواہ کی طرف سے جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مکرمہ رضیہ بیگم خان صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ بھدرواہ اطلاع دیتی ہیں کہ مورخہ ۲۹/۴ کو احمدیہ مسجد میں زیر صدارت مکرمہ فردوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔ جس کا آغاز مکرمہ فوزیہ انجم صاحبہ کی تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ مکرمہ کوثر نثیر صاحبہ کی نظم خوانی کے بعد عزیزہ نصرت قیوم خان۔ مکرمہ شہادت بیگم صاحبہ منڈاسی نے تقاریر کیں۔ دوران جلسہ عزیزہ رابعہ بیدین منڈاسی۔ عزیزہ نگہت قیوم خان نے خوش الحانی سے نظمیں پڑھیں۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

لجنہ اماء اللہ یادگیر کا تربیتی دورہ

مکرمہ عطیہ صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ یادگیر لکھتی ہیں۔ کہ مجلس انصار اللہ کے ساتھ ایک تربیتی دورہ میں لجنہ کی پانچ عہدیدار نے بھی شرکت کی۔ موضع ملہ بزرگ پہنچ کر مستورات نے برقعہ میں نماز جمعہ ادا کی۔ جس سے غیر احمدی مستورات کافی متاثر ہوئیں۔ ان کو پیغام حق پہنچایا گیا۔

موضع آس پاکا اور دینکا کے پورم کا تبلیغی دورہ

مکرم مولوی رفیق احمد صاحب طارق مبلغ سلسلہ مقیم گنڈپلی (آندھرا) تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار اور مکرم مولوی غلام احمد صاحب قائد مبلغ سلسلہ نے ۲۳ اور ۲۴ مئی کو دو مقامات کے دورہ کا پروگرام بنایا۔ مورخہ ۲۳ کی صبح کو آس پاکا پہنچے۔ یہاں پر مسلمانوں کے ۲۰ کے قریب مکانات ہیں مگر کوئی مسجد نہیں۔ ان مسلمان بھائیوں کو اکٹھا کیا گیا۔ اجتماعی طور پر تقاریر کے ذریعہ اور رات کے قیام کے دوران انفرادی تبلیغ کے ذریعہ ان کو احمدیت سے متعارف کیا گیا۔ مورخہ ۲۴ مئی کو دینکا کے پورم پہنچے۔ یہاں پر بھی مسلمانوں اور مکرم محمد اسماعیل صاحب امام مسجد کو مسلمانوں کی حالت بتا کر امام مہدی علیہ السلام کا پیغام پہنچایا اور تبادلہ خیالات ہوا۔

علاقہ ہلدی پوکھر چائے باسہ کا تبلیغی دورہ

مکرم مولوی سید آفتاب احمد صاحب نیر مبلغ سلسلہ جمشید پور (بہار) تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی قیادت میں مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ، مکرم سید رشید احمد صاحب، مکرم سید عفیر الدین صاحب اور مکرم راجہ صاحب پر مشتمل ایک وفد نے بذریعہ موٹر سائیکل ہلدی پوکھر اور چائے باسہ کا تبلیغی دورہ کیا۔ ۲۵ کلومیٹر ہلدی پوکھر میں جاکر تبلیغ کی اور لٹریچر تقسیم کیا اور کتب خانے میں بھی رکھوایا۔ مسلمانوں نے خصوصی طور پر دلچسپی لی اور ہمیں اپنے ہاں جلسہ کرنے کی دعوت بھی دی۔ ۶۵ کلومیٹر دور چائے باسہ میں ایک تقریبِ شادی پر آنے والے غیر احمدی دوستوں کو تبلیغ کی گئی۔ سفر کے اخراجات خود دوستوں نے برداشت کیے فجزاھم اللہ۔

کوچین میں خدام الاحمدیہ کی تربیتی کلاس کا انعقاد

مکرم ٹی کے محمود صاحب قائد علاقائی مجلس خدام الاحمدیہ کیرلہ تحریر کرتے ہیں کہ موسم گرما کی تعطیلات سے استفادہ کرتے ہوئے حسب پروگرام مورخہ ۱۵ اپریل تا ۱۵ مئی کوچین میں ایک تربیتی کلاس کا انعقاد کیا گیا۔ اسی تعلق سے مجالس میں سرکلر بھی کیا گیا۔ اس تربیتی کلاس میں کروناگپلی، الیپی، کوچین، ارناکولم، آنرا پورم، مدریاکنی، چیلہ کرہ، منارگھاٹ، کالیکٹ اور کوڈیا کھور سے خدام نے شرکت کی۔ کلاس میں کیرلہ کے مختلف مقامات سے آنے والے علماء کرام نے خطاب کیا اور نوٹس لکھوائے۔ علاوہ ازیں نماز باجماعت نماز تہجد اور نوافل کی طرف خصوصی توجہ دی گئی۔ روزانہ وقارِ عمل بھی کیا جاتا رہا۔ اور سہ پہر کے بعد کوچین اور ارناکولم جاکر تبلیغ بھی کی جاتی رہی۔ کلاس کے اختتام پر طلباء میں عظیم تبدیلی دکھائی دیتی تھی۔ الحمد للہ

اختتامی تقریب خاکسار کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ اس تقریب میں نائب صوبائی امیر، صوبائی سیکرٹری تبلیغ و تربیت، مکرم مولوی محمد عمر صاحب، کوچین و ارناکولم کے صدر صاحبان اور ممبران طلباء کے والدین نے شرکت کی۔ چھ طلباء نے مختلف عنوانات کے تحت تقاریر کیں۔ مکرم عبد العزیز صاحب نے جملہ حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور مکرم نائب صوبائی امیر صاحب نے انعامات تقسیم کئے۔ اس سلسلہ میں مکرم محمد یوسف صادق صاحب اور مکرم عبد العزیز صاحب نے خصوصی تعاون کیا فجزاھم اللہ خیراً۔

ساٹھ کلومیٹر پر مشتمل تبلیغی سائیکل ٹور

مکرم مولوی نذر الاسلام صاحب مبلغ سلسلہ رانچی تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۲۶/۵/۸۸ کو صبح سات بجے خاکسار اور مکرم ناصر احمد صاحب لیکچرار آف مانڈر کالج رانچی بغرض تبلیغ سائیکلوں پر روانہ ہوئے۔ موضع راتو، چٹی، مخند، مدگوڑ، مانڈر بشارانہ اور مانڈر مشن میں لٹریچر تقسیم کرتے ہوئے ایک گرجا کے پاس پہنچے۔ جہاں پر بہت زیادہ تعداد میں عیسائیوں کا مجمع لگا تھا۔ وہاں پر کیرلہ سے عیسائی عورت (مس سسٹر جینیبر) آل ہندوستان کے دورے پر آئی ہوئی تھیں۔ ان کا دعویٰ تھا کہ ان کو خدا کی طرف سے مقدس آتما کا سماد ھان ملا ہوا ہے جس کے ذریعہ وہ دلوں کی بات معلوم کرکے لوگوں کی پریشانی دور کرتی ہیں۔ ان سے تبادلہ خیالات ہوا۔ جب ان سے گرجا میں اکٹھے ہونے والے لولے لنگڑوں کے بارہ میں دریافت کیا گیا۔ تو موصوفہ نے کہا کہ میں ان پر ہاتھ پھیر کر اچھا کرتی ہوں۔ خاکسار نے کہا کہ میرے سامنے ایسا کرکے دکھائیں۔ لیکن ادھر اُدھر کی باتیں کرکے انہوں نے بات ختم کردی۔ چنانچہ خاکسار نے انہیں اسلام و احمدیت کا تعارف کرایا۔ علاوہ ازیں دیگر عیسائیوں کے علاوہ موصوفہ کو بھی لٹریچر دیا گیا۔ جسے بڑے شوق سے حاصل کیا گیا۔ محترمہ نے ہمارا شکریہ ادا کیا اور الوداع کہنے کے لیے گرجا کے دروازہ تک آئیں۔ ہماری تبلیغ کا لوگوں پر اچھا اثر ہوا۔ خدا تعالیٰ انہیں قبولِ حق کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

جماعت احمدیہ جمشید پور کی تبلیغی و تربیتی مساعی

مکرم ناصر احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ جمشید پور (بہار) تحریر کرتے ہیں کہ مئی ۸۷ء تا اپریل ۸۸ء جماعت احمدیہ جمشید پور کی مساعی کا مختصر سا خاکہ بغرض دعا پیش ہے۔ دو صد کے قریب غیر از جماعت دوستوں کو

جن میں غیر احمدی، ہندو اور سکھ وغیرہ شامل ہیں، اجتماعی یا انفرادی ملاقاتوں کے ذریعہ پیغام حق پہنچایا گیا۔ مختلف نوعیت کے ہینڈ بل سینکڑوں کی تعداد میں تقسیم کئے گئے۔ اور قیمتی لٹریچر مفت تقسیم کیا گیا۔ اسی طرح قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ بغرض مطالعہ دیا گیا۔ بعض دوستوں نے حرف بحرف پڑھا اور خوشی کا اظہار کیا۔ بزرگ اور تعلیم یافتہ طبقہ احمدیت سے دلچسپی رکھتے ہوئے اس کی طرف متوجہ ہے۔ جبکہ اوباش لوگوں نے مولویوں کے ورغلانے پر مخالفت کا اندھا دھند طوفان برپا کر رکھا ہے۔ علاوہ جلوس نکالنے کے خاکسار کے گھر پر پتھراؤ بھی کیا۔ خدا تعالیٰ نے ہر قسم کے نقصان سے حفاظت فرمائی۔ الحمد للہ۔

آزاد نگر، ذاکر نگر، وشواکریا کالونی، ساکچی، ملکو کے علاوہ مختلف دیہاتی مقامات کا تبلیغی دورہ کیا گیا جس کے نتیجے میں جائے باسہ میں پانچ افراد اور جمشید پور میں ایک نے بیعت کی۔ اللہ تعالیٰ ان نومبائعین کو استقامت عطا فرمائے۔ افراد جماعت جمشید پور نے پندرہ صد روپے خرچ کرکے مشن ہاؤس کے سامنے بہنے والی کچی نالی کو پختہ کرایا۔ جماعتی تمام تقریبات کو شایان شان منانے کے علاوہ لجنہ اماء اللہ اور جماعت احمدیہ جمشید پور کا ماہوار تبلیغی و تربیتی اجلاس منعقد کیا جاتا ہے۔

سرینگر کشمیر میں مجلس خدام الاحمدیہ کا وقار عمل اور جلسہ یوم خلافت

مکرم سید ناصر احمد صاحب قائد سرینگر کشمیر سے تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۵/۸۸/۹ کو مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام پانچ گھنٹے مسلسل کام کرکے احمدیہ مسجد سے ملحق پانی کے نکاس کے لئے وقار عمل کے ذریعہ ایک نالی بنائی گئی۔ اس موقعہ پر خدام کے علاوہ محترم صدر صاحب جماعت احمدیہ اور مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز مبلغ انچارج مبلغ کشمیر نے بھی وقار عمل کرکے خدام کی حوصلہ افزائی کی۔ ازاں بعد صوبائی بادی کشمیر کی سب کمیٹی اور تبلیغی بورڈ کے ممبران نے میٹنگ کی۔ اگلے روز احمدیہ مسجد میں زیر صدارت مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز، جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ جس میں مکرم ظفر احمد صاحب نے قرآن مجید کی تلاوت کی اور مکرم صدر الدین صاحب ڈار نے نظم پڑھی۔ ازاں بعد خاکسار کے علاوہ مکرم صدر جلسہ نے خطاب کیا۔ اور دعا کے ساتھ اجلاس برخاست ہوا۔

موسیٰ بنی مائنز میں تربیتی اجلاس

مکرم مولوی سید قیام الدین صاحب برق مبلغ سلسلہ تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۵/۸۸/۸ کو زیر صدارت مکرم شیخ ابراہیم صاحب صدر جماعت احمدیہ ایک تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا۔ مکرم منیر احمد صاحب بی۔ اے نائب صدر جماعت احمدیہ کی تلاوت قرآن کریم اور مکرم شیخ اکبر صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم شرافت احمد صاحب قائد مجلس اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ دوران جلسہ مکرم اشرف خان صاحب معلم اور مکرم شمس خان صاحب سابق نائب صدر نے صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ اجلاس برخاست ہوا۔ آخر پر حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

سہ روزہ تربیتی کلاس

مکرمہ شوکت بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ موسیٰ بنی مائنز (بہار) تحریر کرتی ہیں تربیتی کلاس کے سلسلہ میں لجنہ اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ کا مشترکہ انعامی مقابلہ سوال و جواب کرایا گیا۔ جس میں پندرہ ممبرات ناصرات اور بیس ممبرات لجنہ نے حصہ لیا۔ مورخہ ۵/۸۸/۲۵ کو خاکسار کی زیر صدارت ایک خصوصی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ کی تلاوت قرآن مجید اور مکرمہ شاہدہ بیگم صاحبہ سیکرٹری ناصرات کی نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی سید قیام الدین صاحب برق مبلغ سلسلہ نے خطاب کیا۔ آخر پر مقابلہ میں اول پوزیشن حاصل کرنے والی ممبرات کو انعامات دیئے گئے۔ مکرم مولوی صاحب موصوف نے خصوصی تعاون دیا۔ فجزاہ اللہ خیرا

اللہ تعالیٰ ہماری ان حقیر مساعی میں برکت عطا فرمائے۔

دورہ جات نمائندگان مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے درج ذیل نمائندگان درج ذیل تفصیل کے ساتھ دورہ کر رہے ہیں۔ یہ نمائندے اپنے دورہ میں وصولی چندہ خدام الاحمدیہ۔ چندہ اجتماع۔ چندہ مشکوٰۃ وغیرہ کے ساتھ ساتھ تشخیصی بجٹ و فہرست تجنید سنہ ۸۹-۱۹۸۸ء مرتب کریں گے۔

متعلقہ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ سے گزارش ہے کہ ہمارے نمائندگان کے ساتھ ہر طرح تعاون کرکے ممنون فرمادیں۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

پروگرام دورہ مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر

اسماءِ مجالس	رسیدگی	قیام	روانگی	اسماءِ مجالس	رسیدگی	قیام	روانگی
کوئیلون	۱۰ ۷/۸۸	۱	۱۱ ۷/۸۸	موریاکنی	۲۸ ۷/۸۸	۱	۲۹ ۷/۸۸
کروناگپلی	۱۱	۲	۱۳	پیتھہ پریم	۲۹	۱	۳۰
آدی ناڈ۔ کوڈاکرا				وانیمبلم	۳۰	۱	۳۱
الیپی	۱۳	۱	۱۴	کرولائی	۳۱	۱	۱ ۸/۸۸
کوچین	۱۴	۱	۱۵	کٹکولم	۱ ۸/۸۸	۱	۲
ارناکولم	۱۵	۱	۱۶	کوڈیاتھور	۲	۱	۳
الوادرم	۱۶	۱	۱۷	کالیکٹ	۳	۵	۸
مواٹ پتڑا	۱۷	۱	۱۸	شردر	۸	۱	۸
چاواکاڈ	۱۸	۱	۱۹	ٹیلی چیری	۸	۱	۹
پلی پورم	۱۹	۱	۲۰	کینانور۔ کنڈلائی	۹	۲	۱۱
چیلکرہ	۲۰	۱	۲۱	مٹانور۔ کوٹالی	۱۱	۱	۱۲
کاڈاشیری	۲۲	۱	۲۳	پینگاڈی	۱۲	۲	۱۴
پالگھاٹ	۲۳	۱	۲۴	موگرال	۱۴	۲	۱۶
کوئمباٹور	۲۴	۱	۲۵	مرکرہ	۱۶	۲	۱۸
غفار گجراٹ	۲۵	۱	۲۶	کلکتہ	۲۳	۵	۲۸
الاملور	۲۷	۱	۲۸	قادیان	۳۰ ۸/۸۸	-	-

پروگرام دورہ مکرم فرزان احمد خان صاحب برائے صوبہ بہار و اڑیسہ

اسماءِ مجالس	رسیدگی	قیام	روانگی	اسماءِ مجالس	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۹ ۷/۸۸	مانڈیاگوڑا	۳ ۸/۸۸	۱	۴ ۸/۸۸
جمشید پور	۱۱ ۷/۸۸	۲	۱۳	سونگڑہ	۵	۲	۷
موسی بنی مائنز	۱۳	۲	۱۵	کیندراپاڑہ	۷	۲	۹
سورو	۱۶	۲	۱۸	مرونیا گاڑہ	۹	۱	۱۰
بلدی برا	۱۸	۱	۱۹	کرڈاپلی	۱۱	۳	۱۴
بھدرک	۱۹	۲	۲۱	مکندپور	۱۴	۱	۱۵
تارا کوٹ	۲۱	۱	۲۲	پنکال	۱۵	۲	۱۷
کٹک	۲۲	۳	۲۵	کوٹہ پلی	۱۷	۱	۱۸
بھوبنیشور	۲۵	۲	۲۷	تالبی کوٹ	۱۸	۱	۱۹
کیرنگ	۲۷	۴	۱ ۸/۸۸	غنجہ پاڑہ	۱۹	۱	۲۰
نرگاڈی	۱ ۸/۸۸	[illegible]	[illegible]	رنگود کیلہ	۲۲ ۸/۸۸	۲	۲۴ ۸/۸۸

بھدرواہ میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسوں کا انعقاد

مکرم ملک محمد اقبال صاحب ناصر سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ بھدرواہ تحریر کرتے ہیں کہ مسجد احمدیہ میں مورخہ ۵/۸۸/۱۵ اور مورخہ ۵/۸۸/۱۹ کو جلسہ ہائے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد عمل میں آیا جن میں مکرم عبدالغفار صاحب۔ مکرم ماسٹر رحمت اللہ صاحب منڈاشی۔ مکرم میر عبدالقیوم صاحب۔ ڈاکٹر محمد اقبال صاحب گنائی اور خاکسار نے سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔

اُذْکُرُوْا مَوْتٰکُمْ بِالْخَیْرِ

محترم الحاج راجہ شیر محمد صاحب کا سانحہ ارتحال

نہایت ہی افسوس کے ساتھ تحریر ہے کہ جماعت احمدیہ اندورہ کشمیر کے سابق صدر الحاج راجہ شیر محمد خان صاحب ۲۲ مئی ۸۸ء کو بروز اتوار شام سات بج کر بیس منٹ پر بعمر اٹھہتر سال مختصر سی علالت کے بعد انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم صوم و صلوٰۃ کے پابند جماعت کے فدائی اپنوں اور غیروں سے صلہ رحمی کرنے والے، غریب پرور، مہمان نواز، مرکزی نمائندگان کا خاص خیال رکھنے والے اپنوں اور غیروں میں دیانتدار کی حیثیت سے مشہور و معروف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور مسیح موعود علیہ السلام کے عاشق جب بھی کوئی واقعہ آنحضرتؐ یا مسیح موعودؑ کا سنتے آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے تھے۔ خلیفۂ وقت اور جماعت کے لئے بہت دعائیں کرنے والے موجودہ دور ابتلاء میں جماعت کی خاطر بہت قربانی سے دعا کرتے۔ نظام جماعت کے پابند چندہ جات کی فہرست میں اوّل، سال کے اختتام سے پہلے ہی ادائیگی کی فکر رکھنے والے ایسے بہت سی عمدہ اوصاف کے مالک تھے۔ نہایت شریف الطبع نیک و صالح بزرگ تھے۔

مرحوم نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دست مبارک پر بیعت کی تھی۔ اور زندگی کے آخری سانس تک عہد بیعت کو احسن رنگ میں نبھایا۔

سوموار ۲۳ مئی ۸۸ء کو صبح ساڑھے نو بجے مرحوم کی وصیت کے تحت خاکسار سید امداد علی معلم وقف جدید نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ نماز جنازہ میں یاری پورہ۔ شمنپی پورہ اور جماعت احمدیہ اندورہ کے تمام احمدیوں کے علاوہ قریباً ڈیڑھ سو سے زائد غیر احمدیوں نے نماز جنازہ ادا کی۔ کئی غیر احمدی احباب نے مجھ سے ذکر کیا کہ اگر اس علاقہ میں کوئی مومن مرد صالح و صادق مسلمان ہے تو وہ محترم حاجی صاحب ہیں۔

مرحوم نے اپنے پیچھے ۵ بیٹے جن میں سے ایک جماعت اندورہ کے قائد مجلس مکرم منظور احمد صاحب خان ہیں اور دو بیٹیاں اور چاروں شادی شدہ ہیں اور کئی پوتے پوتیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو صبر جمیل عطا فرمائے اور احمدیت کی برکت سے مالامال کرے۔ نیز مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور اپنے عرش کے سایہ میں جگہ دے۔ اللّٰھم آمین ثم آمین۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا، اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

خاکسار سید امداد علی معلم وقف جدید اندورہ کشمیر۔

احمدیت کی پہلی صدی کا آخری

سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

احمدیت کی پہلی صدی کا آخری سالانہ مرکزی اجتماع، سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے ۱۹ تا ۲۰ اکتوبر ۸۸ء منعقد ہو رہا ہے۔ جملہ زعمائے کرام و اراکین مجلس انصار اللہ بھارت سے درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت کی کوشش کریں تاکہ احمدیت کی پہلی صدی میں ہونے والے افضال الٰہی پر حمد و شکر کے جذبات سے لبریز ہو کر نئی صدی کے استقبال کے لئے ایک نیا جوش اور عزم اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کریں۔

اس موقعہ پر مجلس شوریٰ بھی ہو گی جس میں خاص طور پر صد سالہ جوبلی پروگراموں کے بارے میں غور ہو گا۔

اس اجتماع کے ہر رنگ میں کامیاب و بابرکت ہونے کے لئے دعائیں بھی جاری رکھیں۔

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان کی

مطبوعات

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان نے خدام و اطفال کی علمی اور دینی معلومات کے لئے درج ذیل کتب شائع کی ہیں۔ جو احباب مزید خریدنا چاہیں وہ دفتر خدام الاحمدیہ قادیان سے رابطہ قائم فرمائیں۔

نمبر	نام کتاب		قیمت	کیفیت
(۱)	کامیابی کی راہیں حصہ اوّل	قیمت	۱/۵۰	یہ چاروں کتب اطفال الاحمدیہ کی دینی معلومات کیلئے بے حد مفید ہیں۔ اور ان کے دینی نصاب کے طور پر مقرر ہیں۔ مکمل سیٹ کی قیمت مبلغ ۔/۷ روپے ہے۔
(۲)	” ” ” دوم	”	۱/۵۰	
(۳)	” ” ” سوم	”	۲/-	
(۴)	” ” ” چہارم	”	۲/-	
(۵)	رسول اللہ کی باتیں	”	۲/-	یہ کتاب بچاس احادیث مبارکہ کا مجموعہ ہے۔
(۶)	فریضۂ تبلیغ اور خدام الاحمدیہ کی ذمہ داریاں	”	۱/۲۵	حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک ولولہ انگیز خطاب
(۷)	اہمیت نماز	”	۱/-	حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ولولہ انگیز خطاب
(۸)	کلام طاہر	”	۳/-	مجموعہ منظوم کلام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز
(۹)	رحمۃ للعالمین اور عالم اطفال	”	۲/۵۰	حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ کی نہایت مفید کتاب ہے جو کہ بچوں کے لئے آسان زبان میں آنحضرت صلعم کے واقعات پر مشتمل ہے۔
(۱۰)	دُرِّ عدن	”	۵/-	مجموعہ کلام حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا۔
(۱۱)	مشکوٰۃ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نمبر		۵/-	سیدنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی مبارک زندگی اور آپ کے دور خلافت کے عظیم کارناموں پر مشتمل نہایت خوبصورت دیدہ زیب اور باتصویر رسالہ ہے۔
(۱۲)	فلسفۂ نماز	”	۱/۵۰	تقریر مولانا حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان

نوٹ: ہر کسی بھی کتاب کے ۲۵ نسخے خریدنے پر ۲۵٪ رعایت دی جائے گی۔

شعبہ اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

امتحان دینی نصاب انصار اللہ بھارت

بتاریخ ۲۸ اگست ۱۹۸۸ء کو ہو گا

جملہ اراکین مجالس انصار اللہ بھارت کی آگاہی کے لئے اعلان اور یاد دہانی ہے کہ انصار اللہ کے دینی نصاب کا امتحان ماہ اگست کے آخری اتوار ۲۸ تاریخ کو ہو گا۔ نصاب لائحہ عمل میں درج ہے۔ نیز اخبار بدر میں بھی اس سے قبل مرتبہ شائع کیا جا چکا ہے۔ اور خطوط میں بھی تفصیل درج کر دی گئی ہے۔ زیادہ سے زیادہ انصار سے اس دینی امتحان میں شمولیت کی درخواست ہے۔ زعمائے کرام اراکین کی تعداد سے مطلع فرمائیں تاکہ پرچہ جات تیار کروائے جا سکیں۔

قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ

ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح: خدا تعالیٰ کے فرشتے اُن کے آگے سے بھی حفاظت کریں اور اُن کے پیچھے سے بھی حفاظت کریں۔ اُن کے دائیں سے بھی حفاظت کریں اُن کے بائیں سے بھی حفاظت کریں۔ اُن کے اوپر سے بھی حفاظت کریں اور اُن کے نیچے سے بھی حفاظت کریں۔ اور اُن پر بکثرت نازل ہوں اور اُن کو تسلیاں دیں کہ ہم اس دنیا میں بھی تمہارے ساتھ ہیں اور آخرت میں بھی تمہارے ساتھ رہیں گے۔

(بشکریہ ہفت روزہ النصر لندن، تحریر ۲۳ اکتوبر ۱۹۸۶ء)

تقریب شادی و درخواست دعا

مورخہ ۲۹؍مئی ۱۹۸۸ء بروز اتوار بمقام کیندرہ پاڑہ میرے بڑے لڑکے عزیزم سید ابا نعیم بشیر احمد صاحب ولد محترم سید احمد رضی اللہ صاحب آف سونگڑہ کا نکاح ہمراہ عزیزہ نسیمہ تبسم سلمہا اللہ بنت محترم شیخ محمود احمد صاحب آف کیندرہ پاڑہ مبلغ پانچ ہزار روپیہ مہر پر محترم مولوی سید خلیل عمر صاحب کٹکی سابق مبلغ سلسلہ احمدیہ نے پڑھایا اسی دن تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ دوسرے دن تمام احباب جماعت کو دعوتِ ولیمہ دی گئی۔ بزرگانِ سلسلہ و قادیان بدر سے درخواست ہے۔ از راہ کرم دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت کرے و مثمر ثمراتِ حسنہ بنا دے۔ آمین۔ اسی طرح میرے میاں سید احمد رضی اللہ صاحب ایک لمبا عرصہ سے بعارضہ فالج علیل چلے آ رہے ہیں اُن کی بھی کامل شفایابی کے ساتھ لمبی عمر نصیب ہونے کے لئے دعا کی مؤدبانہ درخواست ہے۔ پچیس روپے اعانت بدر بھی ادا کئے گئے۔

خاکسار سیدہ امۃ الحی
اہلیہ محترم سید احمد رضی اللہ صاحب سونگڑہ

اعلانِ دعا
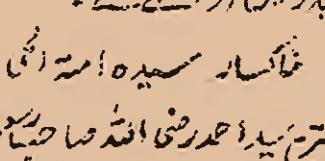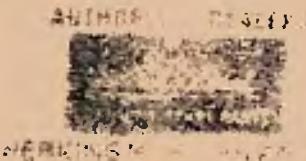
میرے والد بزرگوار محترم مولوی محمد نعمت اللہ صاحب احمدی موصی ساکن چندا پور نکاہ ریڈی بتاریخ ۸؍جون ۱۹۸۸ء صبح سائیکل پر سے گر پڑے جس کی وجہ سے سیدھے پیر کی ہڈی کھسک گئی ہے ہڈی تو بٹھا دیا گیا ہے لیکن چلنے سے مجبور رہ چکے ہیں تکلیف بہت زیادہ ہے علاج جاری ہے بزرگان سلسلہ و احباب جماعت درویشان کرام سے شفائے کاملہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ محمد معین الدین احمدی چندا پور

Regd. No P. GDP-3

Phone No 35

The Weekly Badr QADIAN 143516

7 th JULY 1988

QURAN-E-MAJEED NUMBER

PRICE Rs 2-00

Only Title Printed at HAMDARD PRINTING PRESS JALANDHAR